

الْعَظَمَةُ وَالْكِبْرَى إِلَيْكَ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَمَّةَ الْعَالَمِينَ



قرآن سولتون كمختصر تعارف

مصنف

عاشر شه صدیقہ

چیئرپن: البرہان انٹرنیشنل پاکستان

پرنسپل: البرہان انٹرنیشنل سسٹم



البرہان انٹرنیشنل یاکیٹ
گلی ۶ گوبند پور فیصل آباد

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب قرآنی سورتوں کا مختصر تعارف
مرتبہ عائشہ صدیقہ
تاریخ اشاعت ۲۷ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ بر طابق اکتوبر 2015ء
بار سوم
تعداد 1100
صفحات 96
بہ پ 100 روپے
کمپوزنگ اقراء کمپیوٹرز اینڈ پرنسپلز، پرنس مارکیٹ فیصل آباد
طبع الحسن پبلیشورز C-57 ماڈل ٹاؤن فیصل آباد

041-2619072 - 2639940

انتساب

اپنے دادا جان فقیہہ عصر، قدوة السالکین حضرت قبلہ مفتی محمد
 امین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کے نام جن کے فیض گوہر
 بار کے طفیل اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کتاب کی ترتیب کی
 سعادت عطا فرمائی۔

عاشرہ صدیقہ



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى الْمُحَمَّدِينَ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَيْنِي إِبْرَاهِيمَ عَلَى أَلِبْرَاهِيمِ
إِنَّكَ لَعَلِيٌّ كَمَلَيْكًا

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَّعَلَى الْمُحَمَّدِينَ
كَمَا بَارَكْتَ عَلَيْنِي إِبْرَاهِيمَ عَلَى أَلِبْرَاهِيمِ
إِنَّكَ لَعَلِيٌّ كَمَلَيْكًا

نعتِ رسول مقبول صَلَّى اللّٰہُ عَلٰیہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ

تو شاہ خوبیں تو جان جانا ہے چہرہ اُم الکتاب تیرا
نہ بن سکی ہے نہ بن سکے گا مثال تیری جواب تیرا

وہ مشک و عنبر یا بوئے جنت نظر میں اس کی ہے بے حقیقت
ملا ہے جس کو ملا ہے جس نے پینہ مشک و گلاب تیرا

خدا کی رحمت نے ڈال رکھے ہیں ٹجھے یہ ستر ہزار پر دے
جہاں میں بن جاتے طور لاکھوں جو اک بھی اٹھتا حباب تیرا

میں تیرے حسن و بیان کے صدقے میں تیری میٹھی زبان کے صدقے
ہر رنگ خوشبو دلوں میں آتا ہے کتنا دلکش خطاب تیرا

ہے تو بھی عائشہ عجیب انسان کہ روزِ محشر سے ہے ہر اسال
ارے تو جن کی ہے نعت پڑھتی وہی تو لیں گے حساب تیرا

تو شاہ خوبیں تو جان جانا ہے چہرہ اُم الکتاب تیرا
نہ بن سکا ہے نہ بن سکے گی مثال تیری جواب تیرا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عرضِ مصطفیٰ

اے عالمِ نجوم و جواہر کے کردگار
 مجھ کو بھی گرو شام و سحر کھولنا سکھا
 پلکوں پ میں بھی چاند ستارے سجا سکوں
 میزانِ خس میں مجھے وہ گوہر تو لانا سکھا
 اب زہر ذاتکے ہیں زبانِ حروف کے
 تو ربِ نطق و لب ہے مجھے بولنا سکھا



صَلَّى اللَّهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمُ

سورۃ الفاتحہ

یہ وہ مختصر لیکن حقائق اور معانی سے لبریز، دل نشین و دل آویز جلیل القدر سورۃ ہے، جس نے تاریخ انسانی کا رخ موڑ دیا، جس نے فکر و نظر میں انقلاب پیدا کر دیا، جس نے قلب و روح کو ایک نئی زندگی بخش دی۔ اس پاک سورۃ کی گونائیں گوں برکات کو کیونکر قلمبند کیا جا سکتا ہے۔ وہ متعدد نام جن سے نبی اکرم ﷺ نے اس سورت کو یاد فرمایا (حقیقت شناس نگاہوں کو ان فیوض و برکات سے آشنا کر دیں گے جو اس میں بڑی خوبصورتی سے سودیے گئے ہیں ان ناموں سے چند یہ ہیں:

الفاتحۃ: رحمت و حکمت کے خزانے کھولنے والی

فاتحہ الكتاب: قرآن حکیم کے سربست رازوں کی کلید

اُمّ القرآن: حقائق قرآنی کا مأخذ و منبع

الشیع المثانی: بار بار دہراتی جانے والی سات آیتیں

الشفاء: جسمانی اور روحانی بیماریوں کا تریاق (علاج)

مختصر تعارف

یہ سورۃ پاک مکملہ المکرمه میں نازل ہوئی اس کا ایک روکوئے سات آیات، الفاظ کی تعداد ۲۵، حروف کی تعداد ۱۲۳ ہے۔

مکنی اور مدنی سورتوں میں فرق

اہل مکہ مشرک و بہت پرست تھے۔ وحی، نبوت، قیامت وغیرہ کا کوئی تصور ان کے ذہن میں نہ تھا۔ قتل و غارت اور لوث مار میں وہ فخر اور لذت محبوس کرتے

تھے۔ اس نے جو سورتیں نازل ہوئیں ان میں انہیں عقائد باطله اور اعمال فاسدہ کی اصلاح پیش نظر تھی۔ اس نے کمی سورتوں میں زیادہ توحید کے بارے میں بھی بیان ہوا اور اصلاح عقیدہ بھی کی گئی۔

یہ رب کے اصل باشدے گو انصار تھے لیکن قوت و اقتدار حکومت یہود کے ہاتھ میں تھا اور انصار مذہبی اور ذہنی طور پر یہود سے بہت متاثر تھے۔ یہود کیونکہ اہل کتاب تھے اس نے وحی، رسالت، قیامت، جنت، دوزخ وغیرہ پر ان کا ایمان تھا لیکن بد قسمتی سے وہ اپنی قومی برتری کے نشی میں اس قدر مست تھے کہ یہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ ان کے علاوہ نبوت کسی اور کو بھی عطا ہو سکتی ہے۔ عملی اعتبار سے ان کی پستی کی یہ حالت تھی کہ معمولی سے دنیاوی فائدے کے لئے تورات کی واضح آیات میں رو بدل کرنے میں کوئی جھگٹ محسوس نہ کرتے تھے۔

یہ حالات تھے جب آقا علیہ السلام نے مدینہ میں قدم رنجھ فرمایا اور یہود و نصاریٰ کو اسلام کی دعوت دی تو یہود تملک اٹھے، کہاں ان کی حکومت اور خود میں، اور کہاں ایک نئے رسول کی اطاعت۔ یہود کیسے اس دعوت کو قبول کر لیتے، ان کے سامنے تو رکاؤنوں کے کئی پہاڑ تھے۔ اب قرآن کا کام یہ تھا کہ ان تمام رکاؤنوں کو دور کر دے اور ان فلک بوس چوٹیوں کو پیو نہ خاک۔ اس نے مدینہ طیبہ میں جو سورتیں نازل ہوئیں اس کے کئی رکوع یہود کی اصلاح کے لئے وقف ہیں۔ اس وجہ سے مدنی سورتوں میں زیادہ تر اخلاقیات اور معاشرتی برائیوں کا قلع قلع کرنے پر زور دیا گیا۔ حقوق العباد پر زور دیا گیا۔ قانون، آئین اور سیاست کے پیشتر قواعد و ضوابط بیان کئے گئے کیونکہ انصار کی اکثریت نے اسلام قبول کر لیا اور مکہ سے بھی بھارت کے بعد اسلام متفرق اور منتشر افراد کا مذہب نہیں رہا تھا بلکہ ایک جماعت اور ایک قوم کا دین بن گیا تھا۔ قوم بھی ایسی جس میں ترقی اور برتری کی بے پناہ صلاحیتیں بیدار ہو رہی تھیں۔ اب اس بات کی ضرورت

تھی کہ ان کی ایسی تربیت کی جائے کہ کثرت وحدت میں کھو جائے اور کوئی گوشہ ایسا نہ رہے جس میں بد نظری اپنے قدم جما سکے۔

اور ایک چیز کا ذکر بھی اس سورت میں کیا گیا کہ کمی زندگی میں تو مسلمانوں کو کفار کے ظلم و تم سہبہ کر خاموش رہتے کا حکم تھا لیکن مدینہ منورہ میں جب مسلمان اکٹھے ہو گئے تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو کفار سے نکل لینے کی اجازت دے دی اور یہ بھی بتا دیا کہ اپنی بے کسی اور بے بسی سے مت گھبرانا فتحیاب وہ ہی ہوتا ہے جس کے شامل حال میری تائید و نصرت ہوتی ہے اور وہ تمہارے ساتھ ہے تم ہی غالب آؤ گے کیونکہ تم اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کے مطیع ہو اور آخر میں قبلہ کا تعین بھی فرمادیا تاکہ ملت اسلامیہ کی توجیہات کا مرکز بھی ایک ہی ہو جائے اور ان کی عبادتیں انتشار کا شکار ہو کر اپنا ظاہری حسن نہ کھو دیں۔

□.....قرآن کریم کی عظمت و شان کے بیان سے سورۃ البقرہ کی ابتداء کی گئی ہے کہ یہ کتاب قرآن ہے تم رات دن پڑھتے ہو یہ کتاب تمام شکوک و شبہات سے بالاتر ہے اور باعث شفا و رحمت ہے۔

□.....اس کتاب کو پڑھتے وقت ادب کو لمحو ڈھانٹر رکھتو۔ خاموشی و ادب سے قرآن کی محافل سجاوأ اور قرآن پڑھتے وقت دنیا و مافیہا سے تمام رابطہ منقطع ہو جانا چاہیے۔ باوضو اور قبلہ کے طرف منہ کر کے اس کی تلاوت کرو گے تو صد ہار جتوں سے مالا مال ہو جاؤ گے اور اگر بے ادبی کرو گے مثلاً بغیر وضو اور باتوں اور قہقہوں میں قرآن پڑھو گے تو بر باد کر دیئے جاؤ گے۔ قرآن کریم تمام آداب بجالاتے ہوئے پڑھو اور سمجھو ایک ادب یہ بھی ہے کہ ترتیل کے ساتھ اور تلفظ کی ادائیگی سے قرآن پڑھو۔ محبت رسول ﷺ دل میں سجا کر قرآن پڑھو گے تو جلوہ محبوب سے فیضیاب ہو جاؤ گے۔

□.....پاک صاف جگہ منتخب کروتاکہ رحمت خداوندی کے بادل بر سیں اور رب کریم

کے پسندیدہ بندوں میں تمہارا شمار ہو جائے۔ قرآن کریم میں ہی ارشاد ربانی ہے:

وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطْهَرِينَ (۱۰۸) (سورة التوبہ: ۱۰۸)

”اللَّهُ يُحِبُّ صَافَ لَوْگُوں کو خوب پسند کرتا ہے۔“

خود بھی پاک رہو اور جگہ بھی پاک و صاف رکھو کیونکہ صفائی نصف ایمان ہے۔

□ قرآن کریم کی تلاوت صبح کی ابتداء کرتے وقت کرو تو **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ** سے تلاوت کرو اور اگر درمیان میں ضروری بات کرنا پڑ جائے تو دوبارہ **أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ** سے قرآن پڑھو اور آخر میں صدق اللہ تعالیٰ وبلغ رسول اللہ ﷺ پڑھو۔

□ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو قرآن خوش الحانی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

□ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ نے جسم میں ہر وقت درد کی شکایت کی تو فرمایا آپ ﷺ نے تین بار اسم اللہ شریف پڑھا کرو ہاتھ رکھ کر۔

□ نیز فرمایا سات بار یہ جملہ وہاں ہاتھ رکھ کر کہو:

أَعُوذُ بِعَزَّةِ اللَّهِ وَقُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا أَجِدُ وَأَحَادِرُ.

□ سورۃ الفاتحہ کا آغاز **أَغَاثَ الْحَمْدُ لِلَّهِ** سے کیا تاکہ سالک جب راہ طلب میں قدم رکھ تو اپنے رب کی حمد کرے جس نے اسے اس راہ حق پر گامزن ہونے کی توفیق بخشی اور منزل مقصود کی لگن اس کے دل میں پیدا کی۔

میری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

□ اس سورہ میں دعا بھی ہے کہ جس کے سامنے دامن طلب پھیلا رہا ہے، اس کی بخشش بے انداز اور اس کی عنایات جہاں پرور کا اعتراف ہے۔

- رَبُّ الْعَالَمِينَ رب مصدر ہے اس کا معنی ہے تربیت کرنا یا کسی چیز کو اس کی ارزی استعدادی و فطرتی صلاحیت کے مطابق آہستہ آہستہ مرتبہ کمال تک پہنچانا۔
- عَالَمِينَ عالم کی جمع ہے ما خوذ عَلَم بھی علامت و نشانی سے کیونکہ ہر چیز اپنے پیدا کرنے والے کا پوتہ دیتی ہے، نیز اس میں لطیف نکتہ ہے کہ اسلام کا خدا تعالیٰ کسی خاص قوم، نسل اور وطن کا خدا نہیں بلکہ اس کی رو بیت کا رشتہ کائنات کی ہر شے کے ساتھ یکساں ہے، اسی لئے اس کا لطف و کرم سب پر یکساں برستا ہے۔
- مَالِكٌ مالک کہتے ہیں اس ہستی کو اپنے ملک میں جو چاہے کر سکے اس لفظ سے تمام عقائد باطلہ کی تردید ہو گئی جن میں ہندوستان سے مشرک اور کئی دوسری قومیں بنتا تھیں، یعنی خدا ہر مجرم کو سزا دینے پر مجبور ہے اسے معاف کرنے کا اختیار ہرگز نہیں۔
- قرآن نے فرمایا کہ وہ مالک و مختار ہے جو چاہے کر سکتا ہے۔
- يَوْمَ الدِّينِ دین کا معنی ہے حساب و جزا اور یہ ثواب و جزا بلا وجہ نہیں بلکہ انسان کے اعمال کا طبعی ثمر ہے۔ قیامت کے دن انصاف کی ترازوں میں چھوٹا بڑا عمل تو لا جائے گا۔
- عِبَادَتٌ کیا ہے؟ اس کا معنی لغت و تفسیر کی ساری کتب میں حد درجہ کی عاجزی و انکساری کیا گیا ہے اور نماز ساری ہی عاجزی و انکساری سے لمبریز ہے۔
- إِيَّاكَ نَعْبُدُ عَابِدُواحدٌ ہے لیکن صیغہ جمع کا استعمال ہو رہا ہے۔ اس میں نکتہ یہ ہے کہ اپنی ناقص عبادت کو مقررین بارگاہِ الٰہی کی اخلاق میں ڈوبی عبادت کے ساتھ پیش کرے تاکہ ان کی برکت سے اس کی عبادت کو بھی شرف پذیرائی مل جائے۔
- إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ: جیسے عبادت صرف تیری ہی کرتے ہیں ویسے صرف تجوہ ہی سے مدد مانگتے ہیں نستعین اس کا مطلب یہ نہیں کہ اسباب سے قطع نظر کر لی جائے۔ یہاں ہوئے تو علاج سے کنارہ کش، تلاش رزق کے لئے وسائل معاش سے دست بردار، اس

طریقہ کار سے اسلام اور توحید کو کوئی سروکار نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہی اسباب پیدا کئے ہیں اور ان میں تاثیر رکھی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا الدعا عَيْرُ دالقضاء "دعا تقدیر بدل دیتی ہے" اور اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب بندوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کی نیاز مندانہ التجاویں کو ضرور قبول فرمائے گا۔

چنانچہ حدیث قدسی ہے جسے امام بخاری اور دیگر محدثین نے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقبول بندوں سے دعاوں کی قبولیت کا وعدہ فرمایا ہے۔

اس لئے محبوبانِ خدا سے دعا کی التماس خاص کر نبی اکرم ﷺ سے اور مشکل کے حل کیلئے التجا کرنا عین اسلام اور عین توحید ہے۔ اس حقیقت کو تو شاہ عبدالعزیز نے نہایت بسط کے ساتھ اپنی تفسیر میں رقم کیا ہے۔

□ اللہ تعالیٰ کے بندوں سے مدد حقيقة اللہ تعالیٰ سے ہی مدد ہے اور یہ پاکانِ امت کا طریقہ رہا ہے۔

□ حضرت شاہ ولی اللہ عزیز ﷺ جناب رسالت آب ملٹیپلیکیٹ میں عرض گزار ہے یا رسول اللہ ﷺ : آپ مجھے پناہ دینے والے ہیں، جب مصیبتوں نوٹ پڑیں، بعد وہ میں اپنے بے رحم پنجے گاؤں میں۔

□ باقی دارالعلوم دیوبند عرض کرتے ہیں کہ

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم ہے کس کا کوئی حامی کار

□ إِهْدِنَا الشَّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ ہدایت کا معنی ہے کسی کو منزل مقصود تک پہنچا دینا۔ اس مقام پر مومن صرف اپنے لئے ہدایت طلب نہیں کرتا بلکہ تمام امت کے لئے ہدایت کی دعا کرتا ہے تاکہ كُنْتُمْ خَيْرًا مَّا كُنْتُمْ جَثَلِ النَّاسِ کی تفسیر ہو سکے۔

□ حَرَاطُ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ انعام یافتہ نبی، صدیق اور شہید ہیں
اور یہ تمام جماعت اہلسنت کے ہی ہیں۔

□ غَيْرُ الْمَغْضُوبٍ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ سے مراد جہور کے نزدیک
یہودی اور وَلَا الضَّالِّينَ سے مراد عیسائی ہیں۔

آمین

آخر میں آمین کا مطلب ہے کہ مولیٰ دعا قبول فرماء۔

آخر میں آمین ضرور کہو۔

قرآن کریم کی کافی سورتیں طویل ہیں جن کی پوری تفسیر تحریر کرنے سے
طوالت کا اندر یہ تھا اس لئے بہت سی سورتوں جیسے سورۃ آل عمران، سورۃ النساء، وغیرہ
وغیرہ جن میں سورہ بقرہ کافی طویل ہے اس لئے اس سورہ میں سے خاص آیات جن
میں اللہ نے اپنے محبوب ﷺ کی بارگاہ کے آداب سکھائے ہیں ان آیات کی مختصر
تفسیر تفسیر تحریر کی جا رہی ہے تاکہ وہ افراد مختصر تحریر کی گئی تفسیر سے استفادہ کر سکیں جو
طویل تفسیر پڑھنے سے گہرا تے ہیں یا ناممکن ہیں نکال پاتے۔

چند خواہش رکھنے والی خواتین کے اصرار پر قرآن کریم کی سورتوں کی مختصر تفسیر کی
ہے اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں اسے قبول فرمائے۔ اس ترجمہ و تفسیر سے استفادہ کرنے
والوں سے گزارش ہے کہ جہاں کہیں فلسفی و یکھیں اسے میری نااہل اور کم علمی کا نتیجہ سمجھیں
اور جوبات اڑ کرے اور سرور آئے تو اسے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر مختصر کریں۔

دعا بھی فرمائیں کہ قادر مطلق اس کتاب کو میرے مرشد ہاک والدین، خاوند،
پچوں اور میرے لئے رحمت و بخشش اور اپنی رضا کا وسیلہ بنائے۔ آمین



تعارف سورۃ البقرہ

مدنی ہے ۲۸۶ آیات اور ۳۰ رکوع ہیں نبی اکرم ﷺ کے ہجرت فرمانے کے بعد یہ سورۃ نازل ہوئی۔ سورۃ بقرہ میں آیت نمبر ۱۰۳ توجہ طلب ہے۔ جس میں نبی اکرم ﷺ کی تعلیم کا درس دیا گیا ہے۔

تعظیم نبی ﷺ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انْظُرْنَا

وَاسْمَعُوْا وَإِلَّا كُفَّارٍ يُنَزَّلُ عَذَابٌ أَلِيمٌ (پارہ سورۃ البقرہ: ۱۰۳)

”اے اہل ایمان حضور نبی اکرم ﷺ سے گفتگو کرتے ہوئے

یوں کبھی مت کہنا یا رسول اللہ ﷺ سے آپ ہماری رعایت کریں بلکہ

یوں کہا کرو اے جیبی خدا ﷺ ہم پر نگاہ کرم ڈالنے پھر

حضور ﷺ جو کچھ فرمائیں اُسے خوب توجہ سے سنو اور کافروں کے

لئے دردناک عذاب ہے۔“

اس آیت میں اللہ کریم نے اپنے محبوب ﷺ کی عزت و تعظیم کرنے کا حکم دیا

اور ایسے لفظ کا استعمال بھی منوع فرمادیا جس میں گستاخی کا شائبہ تک بھی ہو۔ فرمایا

انْظُرْنَا کہا کرو اور رَاعِنَا نہ کہو۔

□..... اس بات میں کوئی شک نہیں کہ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو ایذا دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں لعنت کر دی ہے اور ان کے لئے رسول کا عذاب بھی تیار کر دیا ہے۔

یہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا

روح محمد ﷺ اس کے بدن سے نکال دو

مولانا ظفر علی خان یوں گویا ہوئے:

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مردوں میں خواجہ بطيحا کی حرمت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا
..... میہودی ابو رافع گستاخی کرتا تھا تو آپ ﷺ نے اس کو قتل کرنے کا حکم صادر
فرمادیا۔

..... بد بخت ولید بن مغیرہ نے آپ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے قرآن میں نو ۹ عیب گنوائے۔

..... نبی اکرم ﷺ کے گستاخوں بد بختوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں کسی معافی کی مکجاش نہیں ہے۔ ارشاد ہوتا ہے ان کے لئے ایک جیسا ہے تم ان کے لئے معافی چاہو یا نہ چاہو۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہ بخشنے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔ (سورہ المائدۃ: ۲۰، ۵)

..... سیدنا علی کرم اللہ وجہ الکریم سے روایت ہے آقا عین الدین نے فرمایا جو بنده انبیاء کو گالی دے اسے قتل کر دیا جائے جو میرے صحابہ ؓ کو گالی دے اسے کوڑے لگائے جائیں۔ (الشقائق: ۲)

..... الا شیاء والنظر میں ہے کافر کی توبہ قبول ہو سکتی ہے لیکن گستاخ رسول کی توبہ قبول نہیں۔

..... امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے گستاخ رسول کو حد قذف (۸۰ کوڑے) لگانے کا حکم دیا ہے۔



سورۃ بقرہ میں ہے:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللہِ أَمْوَاتٍ إِنَّ
أَحْيَا إِنَّمَا وَلِکِنْ لَا تَشْعُرُونَ (۱۵۳) (پارہ ۲ رکوع سورۃ البقرۃ: ۱۵۳)

”اور جو لوگ اللہ تعالیٰ کی خاطر اس کی راہ میں مارے جائیں مت
کہنے کہ وہ مردہ ہیں وہ یقیناً زندہ ہیں لیکن تمہیں اس بات کا شعور
نہیں ہے۔“

□ جب میدان بدر میں کئی شہید ہو گئے تو لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ فلاں مر
گیا فلاں مر گیا وہ اپنی زندگی کی لذتوں سے محروم ہو گیا۔ غیرت الہی اس کو
برداشت نہ کر سکی کہ جن لوگوں نے اس کے دین کی سربلندی کیلئے
جانیں قربان کیں انہیں مردہ کہہ کے بلا یا جائے۔ اس لئے یہ آیت نازل
فرما کر راہ خدا میں جان دینے والوں کو مردہ کہنے سے سختی سے روک دیا۔
شہداء کی زندگی کس قسم کی ہے؟ اس پر گفتگو کرتے ہوئے صاحب روح
المعانی شریع کرتے ہیں کہ
”شہداء کی زندگی روحانی اور جسمانی دونوں طرح کی زندگی ہے
کیونکہ اللہ تعالیٰ ان کی روحوں کو جسموں کی قوت دیتا ہے وہ زمین و
آسمان و جنت جہاں چاہے جاتے ہیں، جنت کی سیر کرتے ہیں،
رزق و پھل کھاتے ہیں۔“ (تفیر المظہری)

□ جب شہداء کی زندگیوں کا یہ حال ہے تو انبیاء اور صدیقین امت جو
شہیدوں سے مرتبہ و شان میں یقیناً بڑھ کر ہیں تو ان کی زندگی میں کیوں کر
ٹک کیا جاسکتا ہے۔ اسی زندگی کی وجہ سے ان کے خاکی جسم بھی صحیح وسلامت
رہتے ہیں۔

..... □ امام مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ جنگ احمد کے چھیا لیس سال بعد حضرت عمر بن جمیع رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کی قبر سیلاپ کی وجہ سے کھل گئی تو ان کے جسم مبارک ایسے تروتازہ و شاداب تھے جیسے کل دن کیا گیا ہو۔

..... □ اس بیسویں صدی کا واقعہ ہے کہ جب دریائے دجلہ کا پانی حضرت عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہ اور دوسرے شہداء کے قریب پہنچ گیا تیرہ صدیاں گزرنے کے بعد جسم صحیح وسلامت پائے گئے۔

قُلْ إِنَّكُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُوهُ نِيَّتُكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرُ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ (سورہ آل عمران، ۳۱) ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ارشاد فرمادیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ کو چاہتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تھیں اپنا محبوب بنالے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بڑا بخشنے والا یہی رحمتوں والا ہے۔“

”اس آیت میں حقیقت ایمان بیان کی گئی ہے۔“



محبت رسول ﷺ ہی اصل ایمان ہے

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو بکر کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا مرتبہ و مقام اس دنیا میں انبیاء کر رکھ لے کے بعد سب سے زیادہ کیوں ہے۔ عرض کیا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تمہارے دل میں میری محبت سب سے زیادہ ہے۔

□ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے قرآن پاک کی آیت کے عین مطابق اپنی جان، اپنی اولاد اپنا مال غرضیکہ سب کچھ قربان کر دیا۔

□ حضرت بلال جب شیخ ایمان لاتے ہیں آپ کا آقا ظلم کرتا ہے گرم ریت پر لٹا کر ہاتھوں میں میخین گاڑ دیتا ہے۔ دھکتے ہوئے کوئلوں پر لٹاتا ہے۔ لیکن زبان مبارک سے احد احد کے الفاظ نکلنے بند نہیں ہوتے۔

□ نبی ﷺ جب معراج سے واپس تشریف لائے تو فرمایا بلال کیا عمل کرتے ہوں۔ معراج کی رات تیرے قدموں کی آواز میں نے اپنے آگے سنی عرض کیا اور تو کوئی عمل قابل ذکر نہیں سوائے اس کے کہ آپ کی محبت میرے دل میں ہے۔

□ جنت میں حوروں کی سردار عرض کرتی ہے آقا میرے لئے آپ کا کونسا امتی ہو گا آپ نے فرمایا میرا بلال میرا سردار ہو گا۔

□ آقا علیؑ کے وصال کے بعد حضرت بلال شام چلے گئے کہ اس شہر میں اب دل نہیں لگے گا، اس شہر میں اب کیا رہنا۔ نبی ﷺ نے خواب میں تشریف لائے فرمایا بلال میرے بعد میرا مدینہ کیوں چھوڑ آئے ہو کیا ہم سے ملنے نہیں آؤ گے؟ بلال (رضی اللہ عنہ) نے اتنا سنا تو ملک شام کی درودیوار کو چیرتے ہوئے مدینہ جا پہنچ کیونکہ سرکار نے بلا یا تھا اور بعد ازاں وصال آپ کا بلانا آپ

کی حیات مبارکہ میں بلانے کی طرح ہی ہے۔ جیسے بعد از وصال آپ کا ادب و احترام آپ کی حیات مبارکہ کی طرح ہی کئے جانے کا حکم ہے۔ جیسا کہ قرآن حکیم کا یہ حکم لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ تک ہی محدود نہیں بلکہ بعد از وصال بھی آپ کی بارگاہ میں اوپنجی آواز میں بات کرنے سے سختی سے منع فرمایا گیا۔

□ ملک روم کا ایک قادر مدینہ شریف میں حاضر خدمت ہوا دیکھا کہ آپ وضو فرمائے ہیں، صحابہ کرام ﷺ جمع ہیں۔ وضو کے قطرے زمین پر نہیں گرتے صحابہ کرام ﷺ لوٹ کر کپڑوں اور چیزوں پر ملتے ہیں۔

جب بات کرتے ہیں تو آپ کے ساتھی یوں بیٹھتے ہیں جیسا کہ سروں پر پرندے بیٹھتے ہوں، واپس آ کر کہنے لگا سنو! تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

یہ ادب اور محبت تھی صحابہ کرام ﷺ کو آقاعدۃ الدین سے کہ ابو مخدود رضی اللہ عنہ کی پیشانی میں بال اس قدر دراز تھے کہ جب وہ بیٹھتے اور ان بالوں کو چھوڑ دیتے زمین تک پہنچتے لوگوں کے پوچھنے پر بتایا کہ آقاعدۃ الدین کا دست مبارک میرے ان بالوں پر لگا تھا اس لئے میں نے تمہارا ان کو چھوڑ دیا ہے۔ واضح رہے کہ محبت رسول اور تعظیم و تکریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ انداز صرف آپ کی ظاہری زندگی اور بخش تقیس موجود ہونے کے ساتھ خاص نہ تھا بلکہ قسطلانی کے الفاظ میں آپ کے وصال کے بعد اکثر صحابہ ﷺ جب کبھی آپ کا ذکر کرتے تو عنایت تعظیم میں ان کے جسم جک جاتے جسموں پر کچپی طاری ہو جاتی اور نبے ساختہ رونے لگ جاتے۔

ایک مرتبہ عمر سیدہ صحابی سے پوچھا اُنت اکبر اُم رسول صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عثمان بن عفان کا یہ سوال عمر کے متعلق تھا اس کے باوجود انہیوں نے ایمان افروز جواب دیا جو تعظیم رسول کا شاہکار ہے۔

کہنے لگے رسول اللہ اکبر مرنی وانا اقدم منہ
رسول اللہ ﷺ بڑے تو آپ ہی جیں لیکن میں آپ سے پہلے پیدا ہوا
ہوں۔

□ آپ کا دراز گوش تھا جس کو بلانا ہوتا آپ حکم دیتے وہ اُس صحابی کے
دروازے پر جا کر اپنا سرمارتا۔ جب آپ کا وصال مبارک ہوا تو اس نے
کنوئیں میں اپنے آپ کو گرا کر ختم کر دیا۔
□ مسجد نبوی میں کھجور کا خشک تنا سر کار علیہ السلام کی محبت میں بچوں کی طرح بلکہ
بلک کرو پڑا۔

□ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے خدمت اقدس میں عرض
کیا قیامت کب آئے گی؟ نبی علیہ السلام خاموش رہے۔ (رواۃ الترمذی)
حضرت سعید بن جبیرؓ سے مروی ہے:

انصار میں ایک شخص غمگین بارگاہ رسول میں حاضر ہوئے، آپ نے فرمایا کس
بات کا غم کھا رہا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آج جب طبیعت اداس ہوتی ہے
آپ کے دیدار سے اپنی پیاس بجا لیتے ہیں کل بعد ازاہ وصال آپ انبیاء علیہم السلام کے
ساتھ ہوں گے ہم آپ کی زیارت سے محروم ہو جائیں گے دیدار کی پیاس بجھانے کہاں
جائیں گے؟ اس وقت جبرائیل یا آیت مبارکہ لے کر نازل ہوئے۔

وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ
عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيِّنَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشَّهِدَاءِ
وَالصَّلِحِينَ وَخَسْنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا ﴿٢٩﴾ (سورة النساء: ۲۹)

”جو اللہ و رسول کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ان لوگوں کے
ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے احسان فرمایا ان کا ساتھ نبیوں

صدیقوں شہداء نیک بندوں کے ساتھ ہو گا اور کیا ہی اچھا ساتھ
ہے۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو جسم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

□ ”جو شخص مجھ سے محبت رکھے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔“

(الشفاء شریف)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ
حلاوت ایمان سے بہرہ در ہو گا۔

(۱) اللہ اور اس کا رسول اُس کو سب سے زیادہ محبوب ہوں۔

(۲) اگر کسی سے محبت ہو تو صرف اللہ و رسول کے لئے ہو۔

(۳) کفر پر رجوع کرنا ایسا ناپسند کرے جس طرح آگ میں جانے کو ناپسند کرتا
ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الایمان)

حضرت امام بخاری حضرت عبداللہ بن ہشام سے روایت کرتے ہیں کہ ہم
ایک دن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ
نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے رکھا تھا کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے دونوں پہلوؤں کے
درمیان جو میری جان ہے۔ اس کے علاوہ آپ مجھے سب سے زیادہ محبوب
ہیں۔ یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا:

”تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ
میں اس کی جان سے بھی زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔“ تب حضرت
عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اگر ایسی بات ہے تو قسم ہے اس ذات کی جس

نے آپ کو ہدایت و کتاب دے کر مبعوث فرمایا،“ میں آپ سے
اپنی جان سے بھی بڑھ کر محبت رکھتا ہوں:

تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمراب تمہارا ایمان مکمل ہوا۔
(کتاب الفقہاء جلد دوم)

۲۷ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات افراد پر مشتمل صحابہ کی ایک جماعت کو قبیلہ
بنو حیان کے لوگوں کے ساتھ بھیجا تاکہ اس قبیلہ کے لوگوں کو تعلیم دیں۔

۸ء میں غزوہ حسین سے واپسی پر مقام ہمراں میں ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا
جو انصار مدینہ کے لئے باعث فخر و شرف تھا اور رہے گا کہ آپ نے مال غنیمت مولفۃ
القلوب یعنی جن کی دلداری مقصود تھی اسلام پر جہاناً مقصود تھا انہیں دے دیا۔ انصار
مدینہ کو اس عطا سے محروم فرمایا اور فرمایا اے انصار کی جماعت کیا تم یہ بات پسند
نہیں کرو گے کہ لوگ بھیز بکریاں لے جائیں اور تم اپنے ہمراہ رسول اللہ کو لے جاؤ اتنا
سننا تھا کہ سب انصار کی آنکھیں اٹکلبار ہو گئیں اور کہنے لگے ہم اس تقسیم پر نیاز ادا
فرحال ہیں۔

مثال بے مثال ہے کمال لازوالی ہے
مؤوخت و مروت میں آپ کے انصار کی باتیں

زيارة روضہ انور صلی اللہ علیہ وسلم

وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ جَاءُوكَ فَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ
وَاسْتَغْفِرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ تَوَآءِلَ حَنِيمًا ۝
(سورۃ النّاطقہ ۶۳)

”اور ان لوگوں نے جب بھی اپنے آپ پر زیادتیاں کیں اگر آپ
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کریں اور ان

کے لئے رسول اللہ ﷺ بخشش طلب کریں تو لازماً یہی دیکھیں
کہ اللہ تعالیٰ بڑا ہی کرم فرمانے والا بڑا ہی رحمتوں والا ہے۔“

حدیث پاک:

”جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔ جو خالص میری زیارت کے لئے آیا اور میری زیارت کے سوا اور کسی غرض کے لئے نہ آیا تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کی شفاعت کرو۔ جس نے حج کیا اور میرے وصال کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو یہ ایسا ہے جیسے میری حیات میں میری زیارت سے مشرف ہوا مجھے ایک ایسی بستی کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جو تمام بستیوں پر غالب آجائے گی۔ لوگ اس کو یہ رب کہتے ہیں۔ حالانکہ وہ تومدینہ ہے۔ لوگوں کو گناہوں سے اس طرح پاک و صاف کرے گی جیسے بھٹی لو ہے کی میل کو صاف کرتی ہے۔“

آپ نے ارشاد فرمایا:

”جس سے ہو سکے وہ مدینے میں مرے تو وہ مدینہ میں ہی مرے کیونکہ جو شخص مدینے میں مرے گا میں اس کی پہلے شفاعت فرماؤں گا۔“

جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کوئی زیارت کے لئے بے قرار ہوتا تو پیاسی اور اداں اگھوں کوتازگی بخشنے کے لئے اپنے محبوب کی بارگاہ میں حاضر ہو جاتا۔ طلعت زیارت کی ایک ہی جھلک سے اقرار و سکون بخش دیتی اور وہ حیات تازہ لے کر دوسرا ملاقات

تک کے لئے روانہ ہو جاتا۔ یہی ان عاشقان صحابہ کا دستور تھا اور یہی ان کی لازوال محبت کی ریت تھی۔ بعد میں آنے والے بارہ عشق کے متواuloں کے لئے یہ قرار بخش، اور حیات افروز سہولت ممکن نہ تھی۔ پیکر رحمت ملکہ نصیرت کی شانِ دلوازی اور بندہ پروردی سے بعید تھا کہ زمانہ ما بعد کے اہل عشق اور وفا شعار ارباب محبت کو اس نعمتِ عظمی سے حسی یا معنوی طور پر اپنے جذب و شوق کے مطابق حصہ حاصل کرنے سے محروم رکھا جاتا۔ چنانچہ تسلیم قلب و روح کے متلاشیوں کے لئے یہ بہت راحت افزائ خوشخبری سن دی کے۔

من زارني بعد موتي فك انما زارني في حياتي۔

(شفاء القام، ۳۲)

ایک اور روایت میں ہے:

”یعنی جس نے میرے وصال فرمانے کے بعد بھی میری زیارت کی تو گویا اس نے میری زندگی میں زیارت کی یہ واضح اشارہ تھا کہ بے قرار و مضطرب اور سکون و قرار سے محروم غلط را ہوں پر بھکی ہوئی روحوں کو یہاں آکر دیئے ہی سکون و قرار نصیب ہو گا جو آپ کی حیات ظاہری میں حاضر ہونے والوں کو حاصل ہوتا رہا ہے۔ انہیں تسلیم بھی نصیب ہو گی اور لذت دیدار کی دولت بھی۔“

(شفاء القام، ۳۵)

نبی پاک ملکہ نصیرت نے اپنے عاشقوں کا ذوق تیز تر کرنے کے لئے زیارت کا اس طرح شوق دلایا کہ جو خالص زیارت اور روضہ اقدس پر حاضری کی نیت سے آئے گا اسے دنیا و آخرت کی بے شمار عزتیں نصیب ہوں گی ہم اس کی شفاعت کریں گے۔ اس کے حق میں شہادت دیں گے اور وہ قیامت کے روز ہر قسم کے خوف و خطر سے بالاتر

اس طرح ہمارے دامان کرم کے نیچے ہو گا کہ اسے کوئی فکر نہیں ہو گی۔

من زار قبری و جبت له شفاعتی (شفاء القائم

دوسری روایت میں ہے:

حلت له شفاعتی

”جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت
حلال ہو گی۔“

”جس نے ثواب کی نیت سے مدینے میں میری زیارت کی میں
قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا اور شہادت دوں گا۔“

”جس نے قصد اور نیت کر کے میری زیارت کی وہ قیامت کے
روز میری پناہ میں ہو گا۔“

دعا کے ثمرات

پارہ ۲ رکوع سے سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۶ میں دعا کے بارے میں ذکر کیا گیا،

لئنی پیاری آیت ہے:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ
الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ «فَلَيَسْتَعِيْبُوا إِلَيْ وَلِيُوْمَنُوا إِلَيْ لَعْلَهُمْ
يَرْشُدُونَ» (سورۃ البقرۃ: ۱۸۶)

”اے میرے جیب اکرم ملٹیپلیکیٹ جب میرے بندے آپ کی
خدمت اقدس میں حاضر ہو کر میرے بارے میں سوال کریں تو
میں وہیں پاس ہی موجود ہوں، کوئی آواز دینے والا جب مجھے آواز
دیتا ہے تو میں اُس کی پکار کو قبول کرتا ہوں سو انہیں چاہئے کہ میری
بات کو مان لیں اور مجھ پر پختہ ایمان رکھیں تاکہ وہ صحیح منزل کی
رہنمائی حاصل کر سکیں۔“

□ بلاوں اور مصیبتوں کے طوفانوں میں گرداب ہلاکت میں گھرے ہوئے
پریشان انسان کے لئے ان چند لفظوں میں اطمینان و سکون کا روح پر در پیغام ہے۔ غور
فرمائیے فَإِنِّي قَرِيبٌ کے دلفظوں میں راحت و اطمینان کی ایک دنیا سمیٹ کر رکھ دی
گئی ہے۔ کیسی فصل بہار کی نیم سحر میں، کسی آخریات کے حیات بخش قطروں میں وہ
اڑ کھاں جو اثر ان دلفظوں میں ہے۔ دکھ درد کا مارا جب یہ سنا ہے کہ میرا خالق مجھ
سے دور نہیں الگ نہیں کہ اسے میرے حال کی خبر نہ ہو، رنج و الم کا علم نہ ہو بلکہ وہ قریب
ہے، رُگ جان سے بھی قریب ہے تو اسے کتنا قرار آ جاتا ہے۔ تمہاری زبان پر آئی ہوئی
بات کھاں بلکہ جو نہایا خانوں میں ہیں جو راز پوشیدہ ہیں اسے ان کی بھی خبر ہے وہ قادر

بھی ہے، رحمٰن و رحیم بھی، تم دست سوال دراز تو کرو، دامن طلب پھیلا کے تو دیکھو، تم دل کے ہاتھوں اس درحست پر دستک تو دو، وہ سنے گا تمہاری فریاد، وہ قبول کرے گا تمہاری دعا، وہ بدل دے گا تمہاری بگزیری ہوئی قسمت۔

□ لیکن جب وہ کرم فرمائے تو سرکش نہ بن جانا، اسی طرح سرنایاں اس کے در اقدس پر جھکائے رکھنا، اسلام قبول کرنے پر جو ذمہ داریاں تم نے قبول کی تھیں، جو عہد تم نے باندھا تھا ان کو نباہتے رہنا، رشد وہادیت پاجاؤ گے، کامران و کامیاب ہو جاؤ گے۔

□ دعا کرتے کرتے سالہا سال گزر گئے ہیں قبول کیوں نہیں ہوتی، شک گزرتا ہے اس کی بڑی وجہ رحمت دو عالم میں صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر فرمایا جو دور دراز کا سفر طے کر کے آتا ہے، آسان کی طرف ہاتھ اٹھاتا ہے، بال گرد آلو ہیں، پریشان حال ہیں، لیکن اس کا کھانا لباس سب حرام کمائی کا ہے، اس کے پیٹ میں جو غذا ہے وہ بھی حرام ہے، وہ لاکھ پکارے، دعا بھیں کرے، لیکن اس کی دعا قبول ہونے کے لائق کہاں؟

□ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ اگر چاہتے ہو تمہاری دعا بھیں قبول ہوں تو رزق حلال کھایا کرو۔ افسوس کہ دعاوں کی قبولیت کی اس شرط کو ہم نے فراموش کر دیا۔ ہم نے تو حلال حرام میں فرق کرنے کی زحمت بھی گوارا نہیں کی، اگر ہماری دعا بھیں قبول نہ ہوں تو تجہب نہیں تجہب اور حیرت تو اس کی رحمت بے پایاں پر ہے کہ پھر بھی وہ فریاد کر رہا ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ

□ پارہ ۲ رکوع ۸ آیت ۱۹۵ میں راو خدا میں خرچ کرنے کی ترغیب دلائی گئی

اس آیت کریمہ میں مالی جہاد کا حکم دیا گیا۔

آگے آیت نمبر ۲۱۵ میں خرچ کرنے کے بارے میں سوال کیا گیا کہ کس طرح کامال خرچ کریں اور کہاں خرچ کریں۔ قرآن کریم میں صریح الفاظ میں فرمادیا۔ من خیر یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ہے تو حلال اور پاک مال خرچ کرو۔ اللہ تعالیٰ کی پاک ذات حرام اور ناپاک مال کو قبول نہیں فرماتی۔ دوسرے سوال کا جواب اپنی اہمیت کے پیش نظر تفصیل طلب تھا اس کی وضاحت کردی کہ خرچ کرنے کا آغاز اپنے گھر سے کرو اور گھر میں بھی اپنے حقوق کے لحاظ سے سب سے مقدم ماں باپ ہیں ان کی خدمت اور ولداری فرضِ اولین ہے۔ ان کے بعد دوسرے عزیز رشتہ دار ہیں، اولاد، بہن بھائی، چچا، پھوپھی، ماموں اور خالہ وغیرہ سب کے ساتھ احسان و مرمت از حد اہم ہے۔ ان کے بعد تیسم پھوپھیوں، سکینیوں اور بے وطن مسافروں، مدارس میں تعلیم حاصل کرنے والے بچے اور بچیوں، طالب علم کی مدد کرنا، اداروں میں خرچ بہت بڑی سعادت کی بات ہے۔

□ نبی اکرم ﷺ کی حدیث شریف کامفہوم ہے طالب علم میرا مہمان ہے جس نے اس پر ایک درہم یا دینار بھی خرچ کیا تو اللہ اسے أحد پہاڑ جتنا سونا خیرات کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا۔ کتنی بڑی سعادت کی بات ہے۔ نبی کے مہمان پر خرچ کرنا ان کے لئے وسیع جگہ کا انتظام کرنا، غریب بچوں اور بچیوں کے لئے کتابوں اور کاپیوں کے لئے مال خرچ کرنا صدقہ جاریہ بھی ہے اور اللہ و رسول کا پسندیدہ عمل بھی ہے۔ اس سے بڑھ کر خوش بخت کون ہو سکتا ہے جو دنیا میں رہ جانے والا مال نبی پاک ﷺ کے مہمان طالب علم پر خرچ کرے۔ دینی مدارس پر خرچ کرے اور اس کے بدالے میں اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی بھی حاصل کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام پر بھی فائز ہو جائے۔ ایسا بندہ یقیناً اللہ کا منظور نظر ہے کہ اس نے رب

کے دیئے میں سے دل کھول کر خرچ کیا اور رب کا شکر ادا کرنے والا بن گیا۔ □
اللہ فرماتا ہے:

**وَإِذْ تَأَذَّنَ رَبُّكُمْ لَيْنَ شَكَرْتُمْ لَا زِينَنَكُمْ وَلَيْنَ
كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِي لَشَدِيدٌ** (سورہ ابراہیم: ۷)

”اور جب تمہارے پروردگار نے اعلان فرمادیا تھا کہ اگر شکر کرتے رہو گے تو میں تمہیں لازماً زیادہ دینا رہوں گا اور اگر تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب بڑا سخت ہے۔“

اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ اس کے دیئے گئے ماں کو دل و جان کی خوشی سے اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے جب تک ہاتھوں کا دیا مدارس و مساجد میں لگا رہے گا نمازی اور طالب علم قرآن و حدیث اور نمازیں پڑھتے رہیں گے، خرچ کرنے والے کے لئے اجر کے پھاڑ تیار ہوتے رہیں گے۔ □

راہ خدا میں ماں خرچ کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیے کہ یا ر غار ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنا سارا ماں را و خدا میں قربان کر کے بتا دیا کہ مجھے اور میرے گھر کو اللہ کا رسول کافی ہے اللہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا صدقہ ہمیں بھی ایسی سخاوتیں عطا کرے کہ رات دن اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کی عادت بن جائے۔

غلیفہ سوم حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی سخاوت پر قربان جائیں جب مسجد نبوی کی توسعہ کا موقع آیا تو ساتھ والا گھر دو گنی تیکنی (ڈبل ٹرپل) قیمت پر لیکر چابی آتا گیلہ رضی اللہ عنہ کو دیدی، دو جہاں کے تاجدار مسکرائے گورے گورے ہاتھ بلند کر دیئے، اللہ تعالیٰ آج تو عثمان سے خوش ہو جا کیونکہ تیرانی اس سے راضی ہو گیا اور فرمایا میرا عثمان جب جنت میں جائے گا تو جنت دو بار چکنے گی ایک بار سخاوت کی وجہ سے دوسری بار دونوری صاحبزادیوں کی وجہ سے۔ اس لئے شاعر کہتا ہے:

نور کی سرکار سے پایا دو شالہ نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوزا نور کا
نبی ﷺ کے لاذلے امتی آجا اس چند روزہ فانی زندگی میں اپنی
ضرورتیں کم کر لے اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال دے دے مساجد و مدارس میں دل
کھول کر خرچ کر لے تو قیامت کے دن تیراساتھ بھی ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ و عثمان غنی رضی اللہ عنہ
کے ساتھ ہو گا اور تو اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سامنے میں ہو گا۔

□ روایت میں آتا ہے کہ سخنی سب سے پہلے جنت میں جائے گا جس کے مال
سے مدارس و مساجد قائم کی گئیں اور مخلوقی خدا نے استفادہ کیا۔

آیت الکرسی کے فضائل

پارہ ۳ رکوع ۲ سورۃ البقرۃ میں آیت الکرسی کی فضیلت بیان کی گئی۔
اسے آیت الکرسی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس میں توحید ذاتی اور صفاتی کے واضح اور
روشن بیان ہیں اس لئے حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

من قرأ آية الْكَرْسِي فِي دُبْرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٌ لَهُ
يَمْنَعُهُ مَنْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِلَّا الْمَوْتُ

”جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اس کے فوت
ہونے کے بعد جنت میں جانے سے اسے کوئی نہیں روک سکتا،“
اس عظیم الشان آیت کی محصری توضیح ملاحظہ ہو:

□ اللہ خداوند قدوس کا نام ہے فرمایا وہ پاک ذات جس کا نام اللہ ہے وہی معجود
برحق ہے اس کے سوا کوئی اس لائق نہیں کہ اس کی عبادت کی جائے اس کو پوچھا جائے۔
□ وہ خدا ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا موت اور فنا کے نقش سے بہت پاک

اور بلند ہے۔

□ الیوم: وہ ہستی ہے جو خود بھی قائم ہو اور کائنات کی ہر چیز کی تخلیق، نشوونما اور بقاء کی تدبیر کرنے والی ہو۔

□ پہلے اللہ تعالیٰ کی صفتیں کا بیان تھا اب جملہ نقائص سے اسکی پاکی بیان ہو رہی ہے کہ اس کے قائم رہنے کا تعلق ہر چیز سے ایک طرح کا ہے یہ اوگھتا نہیں اور نہ ہی سوتا ہے کہ اس کی قیومیت کا تعلق منقطع ہو جائے۔

□ زمین و آسمان کی ہر چیز خاکی ہو یا نوری، فیمتی ہو یا حیر سب کے گلے میں اس کی بندگی کا طوق آؤزیں اہ ہے پھر کون ہے جو اس کی ہمسری کا دعویٰ کرے، یا اس کا شریک بننے کی کوشش کرے، وہ ہی ایک اللہ ہے باقی سب اس کے تابع و فرمان ہیں سب اس کے بندے ہیں۔

□ یہاں مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَكَ إِلَّا بِإِذْنِهِ میں ایک قاعدہ بیان فرمایا کہ قیامت کے دن ہر شخص کو لب کشائی یعنی بولنے کی اجازت نہیں ہوگی وہاں وہی شفاعت کر سکے گا جس کو اللہ کی بارگاہ سے اجازت ملے گی تمہارے بت تو پھر کہ ہاں ان سے کا ہے کی امید لگائے بیٹھے ہو یہ تمہاری شفاعت کیسے کریں گے یہ بت تو اپنے اوپر سے کھٹک نہیں اڑا سکتے۔ إِلَّا بِإِذْنِهِ میں ایک فرمادیا کہ وہ محبوب و مقبول بندگاں خدا ضرور شفاعت کریں گے جن کو ان کے رب نے اجازت مرحمت فرمائی ہوگی سب سے پہلے شفاعت کرنے والا اللہ کا جیبیب ہو گا جو اس روز مقامِ محمود پر فائز ہوں گے۔ اے اللہ کریم! ہمیں اپنے محبوب صاحب مقامِ محمود کی شفاعت نصیب فرماؤ راس کی برکات اور توجہات سے دنیا و آخرت میں ہمیں سرفراز فرم۔

□ حضرت عباس رض کا قول ہے کہ کرسی سے مراد اللہ کا تخت ہے جو عرش کے اوپر ہے اور اس کی کرسی اتنی بڑی اتنی وسیع ہے کہ اس کے سامنے سات

آسمان ایسے دکھائی دیتے ہیں جیسے صحراء جگل میں انگوٹھی پڑی ہو۔

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنَّ نَسِيئَنَا أَوْ أَخْطَلْنَا (سورۃ البقرۃ: ۲۸۶)

”اے رب ہمارے! نہ پکڑا اگر ہم بھول جائیں۔“

سورۃ البقرۃ کی آخری آیت ۲۸۶ میں پیارے پیارے دشمن کلمات دعا یہ جملے ہیں، کریم و بنده پرور اور ذرہ نواز مولا تبارک و تعالیٰ خود سکھاتا ہے کہ مجھ سے یہ مانگا کرو۔ نبی ﷺ نے فرمایا یہ آخری آیات مجھے عرشِ عظیم کے نیچے جو خزانہ ہے اس سے عطا فرمائی گئی ہیں اور یہ وہ انعام عظیم ہے جو اور کسی نبی کو نہیں دیا گیا۔

تعارف سورۃ آل عمران

نام آل عمران، مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی، ۲۰ رکوع، دو سو آیتیں، ۳۵۳۲ الفاظ۔ اس سورۃ میں بڑے واضح انداز میں بتا دیا گیا کہ انسان کی ہدایت کیلئے اس کے خالق نے جو ضابطے عطا فرمایا وہ ایک ہی ہے اس کا نام ہے دین اسلام۔ دین اسلام ایک ہی ہے اور ہمیشہ رہنا ہے کیونکہ یہ حق ہے اور حق ایک ہی ہوا کرتا ہے۔ ہر زمانہ میں ہر حال میں اسلام کے نام سے بدکنے والے اہل کتاب کو صاف صاف بتا دیا کہ جن انبیاء کرام ﷺ کے نام پر تم نے الگ الگ دین بنائے ہیں ان سب کا دین تو ایک اسلام ہی تھا تمہارے جدا مجدد حضرت ابراہیم علیہ السلام تو دین اسلام کے علمبردار تھے۔

□ تمام انبیاء کرام ﷺ کا دین ایک ہی تھا اور سب ایک ہی دین کی طرف بلانے والے تھے۔ اس لئے سب نے بلکہ خود نبی ﷺ نے، اپنی اپنی امتوں کو بعد میں آنے والے انبیاء پر ایمان لانے کی تاکید فرمائی، لیکن نبی ﷺ کے بعد چونکہ کوئی اور نبی آنے والا نہیں اس لئے آپ نے کسی نئے نبی پر ایمان لانے کا حکم نہیں دیا ختم نبوت کی یہ بڑی واضح دلیل ہے۔

□ وہ ختم الرسل اور مولاۓ کل جن کو اللہ تعالیٰ نے بھری ہوئی انسانیت کو اکھا کرنے کے لئے مبوعہ فرمایا تھا تمام انبیاء کو حکم دیا کہ اپنے آخری نبی پر ایمان لا سیں اور ان کی نصرت و تائید کا پختہ وعدہ بھی کریں تاکہ ان کی امتوں کو انکار کی مجال نہ ہو سکے۔ اس سورہ میں ان تمام امور کا ذکر کر کے بتا دیا کہ تمام انسانوں کا اتحاد و اتفاق اگر ہو سکتا ہے تو اسلام کے جھنڈے کے نیچے اور آقا علیہ السلام کی قیادت میں ہی ہو سکتا ہے۔

□ اس سورہ میں یہود کی اصلاح کی بھرپور کوشش کی گئی ہے اور عیسائیوں کے عقائد کی درستگی کی بھرپور کوشش کی گئی، عقیدہ متاثریت کا سخت محاصرہ کیا گیا۔

□ اس سورہ میں جنگ بدر کا بھی ذکر کیا گیا جو سب سے پہلی جنگ تھی، جس میں مٹھی بھر مسلمانوں نے کفار کو ہٹکتی فاش دیدی جس سے یہودی بھڑک اٹھے اور مسلمانوں کے خلاف اپنی سازشوں کو تیز کر دیا۔ ایک سال بھی نہ گزرنے پایا تھا کہ مشرکین مکہ نے مدینہ پر چڑھائی شروع کر دی اُحد کے پہاڑ کے دامن میں مقابلہ ہوا، شروع میں تو مسلمانوں نے کفار کو بھاگنے پر مجبور کر دیا لیکن چند نوجوانوں کی جلد بازی نے جنگ کا نقشہ بدل دیا جس سے مسلمانوں کو بھاری جانی نقصان ہوا۔

□ اس سورہ میں منافقوں کی سازشوں مکرو فریب کا پردہ چاک کر دیا گیا اور آئندہ بچنے کی تلقین کر دی گئی اس تربیت الہی کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کا مختصر سالکر قیصر و کسری کی فوجوں کو رومندتا ہوا گز رگیا۔

□ اس سورہ میں مسلمانوں کو ان کے مقام سے آگاہ کیا گیا کہ تم خیر الامم ہو اور تمہاری برکتیں ساری کائنات کے لئے ہیں، یہ منصب جتنا عظیم ہے اتنا ہی دشوار ہے، تمہیں آپس میں اتفاق و محبت کی اشد ضرورت ہے، تمہیں بہالے جانے کے لئے حد و عناد کے طوفان ہر طرف سے امداً امداً کر آجیں گے، اگر تم نے اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے نہ پکڑے رکھا تو تمہاری عزت و ناموس و بقا خطرے میں پڑ جائے گی۔

□ معاشر ناہموار یاں قوم کی صفوں کو درہم برہم کر دیتی ہیں ان کی موجودگی میں کوئی پند و موعظت موثر ثابت نہیں ہوتی اور ان کی ایک بہت بڑی وجہ سود خوری کا ظالما نہ نظام ہے اس کی حرمت بیان کی گئی کہ سود حرام ہے لینے اور دینے والا جہنمی ہے۔

□ آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ حضرت مریم علیہ السلام کا ذکر کیا گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ اللہ کے مقرب بندوں میں سے ہیں انہیں اللہ یا اللہ کا شریک نہ بناؤ ان کی والدہ کو اللہ کی بیوی کہنے والوں کے فرمان پر کان و حضور رب فرماتا ہے اس کا کوئی ہمسر نہیں وہ تنہا ہے اس کی کوئی اولاد کوئی بیوی کوئی ماں باپ نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی اللہ کے بیٹے نہیں، اللہ کے برگزیدہ نبی ہیں، اللہ نے انہیں مجزات سے مالا مال کر کے بھیجا، وہ اللہ کے حکم سے مردوں کو زندہ اور انہوں کو پیٹا کر دیتے ہیں۔ لوگوں کے گھروں میں رکھی ہوئی چیزوں کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ کہیں بیٹھ کر کھاتے ہیں انہیں اس کا بھی علم ہے، غرضیکہ توحید کے اثبات کے وقت بھی پیغمبر کے منصب رفع کو گھٹایا نہیں تو اب وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو اپنے زعم باطل میں مسلمانوں کو مشرک تصور کرتے ہوئے توحید کا درس دیتے وقت حضور ﷺ کی شانِ رفع میں گستاخیاں بے باکیاں کر جاتے ہیں اور حضور ﷺ کی ذات اقدس و اطہر کے کمالات علیٰ اور عملی کو گھٹانا اپنے فن خطابت کی معراج خیال کرتے ہیں وہ خود بمحض لیں اور غور کریں ہوش کے ناخن لیں کہ کیا وہ قرآن کی اتباع کر رہے ہیں یا اس کے اسلوب سے سرا سرمنہ پھیر رہے ہیں۔

بدبخت ہیں وہ لوگ جو میرے آقا علیہ السلام کی شانِ رفع کو رات دن کم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں حالانکہ آقا علیہ السلام تو عیسیٰ علیہ السلام کے بھی نبی و سردار ہیں اور امام ہیں، اگر مقتدی عیسیٰ علیہ السلام بیماروں کو شفایاں اور غیب کی خبریں اللہ کے حکم سے دے سکتے ہیں جس کا ذکر سورۃ آل عمران میں واضح ہے تو اللہ کے مختار نبی

کیوں اللہ کے حکم سے غیب کی خبریں نہیں دے سکتے اور کیوں اپنا ہاتھ پھیر کر شفا یا ب نہیں کر سکتے۔

□ اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ تو ایسی شانِ رفع کے مالک ہیں کہ اللہ نے انہیں مختار بُنیا ہے آپ اللہ تعالیٰ کے خزانوں کے قاسم ہیں جسے چاہیں جیسی چاہیں عطا کریں اس کو کوئی نہیں روک سکتا کیونکہ اللہ کریم نے آپ کو یہ تمام اختیارات دیے ہیں خود آقا ﷺ فرماتے ہیں:

وَاللَّهُ مَعْطِيٌ وَأَنَا قَاسِمٌ

”اللہ دے رہا ہے اور میں تقسیم کر رہا ہوں۔“ سبحان اللہ

فوث: تفصیل کے لئے قبلہ حضرت صاحب کی کتب مختار بُنی اور عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کا مطالعہ ضرور کریں۔

تعارف سورۃ النساء

سورۃ کاتم النساء، مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی۔ آیت کی تعداد ۲۷۱ ہے، یہ

سورۃ پاک بڑی اہم ہے اور اس کے الفاظ تین ہزار پنਜیس ہیں۔

۱۔ گھریلو زندگی:

اس سورۃ میں سب سے پہلے اور سب سے زیادہ توجہ گھریلو زندگی کو خوشنگوار بنانے پر دی گئی ہے کیونکہ گھر ہی قوم کی خشت اول ہے گھر ہی وہ گھوارہ ہے جہاں قوم کے مستقبل کے معمار پرورش پاتے ہیں۔ گھر ہی وہ مدرسہ ہے جہاں اخلاق و کردار کی جو قدریں اچھی یا بُری، بلند یا پست، لوح قلب پر لکھ دی جاتی ہیں۔ ان کے نقوش بھی مدہم نہیں پڑتے۔ صرف جذبات کتنے ہی پاکیزہ اور مخصوص کیوں نہ ہوں حقائق کا مقابلہ کرنے کی تاب نہیں رکھتے۔ قرآن حقائق کو حقائق کی حیثیت سے دیکھتا ہے اس

لئے گھر کے ماحول کو خونگوار بنانے کے لئے مبہم نصیحتوں پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس کے لئے واضح و مبہم قاعدے و ضابطے متعین فرمادیے۔

۲۔ یتیم بچے:

جس گھر میں یتیم بچے ہوں اور ان پر زیادتیاں کی جائیں اور ان کی دولت کو خود برداشت کرنے کی سازشیں کی جائیں۔ اس گھر کی فضاء کبھی صحت مند نہیں ہو سکتی اور وہ خاندان کبھی سچی مسروتوں کی لذتوں سے آشنا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے قرآن کریم نے اپنے ماننے والوں کو واضح الفاظ میں بتایا کہ یتیم بچوں اور بچوں کے ساتھ حسن سلوک کریں ان کے مال ہڑپ کرنے کی سازشیں چھوڑ دیں و گردنہ آتشِ جہنم سے اپنے بیٹوں کو بھریں گے۔ حدیث شریف: یتیم کا مال کھانے والے کی قبر سے آگ کے شعلے نکلیں گے۔

۳۔ عورت کا مقام:

عرصہ ہائے دراز سے یہ صفتِ نازک ظلم و ستم کا نشانہ بنی ہوئی تھی اس کے ساتھ مٹی کی بے جان مورتیوں جیسا سلوک کیا جاتا۔ خاوند کی لاش کے ساتھ اسے جلا کر راکھ کر دیا جاتا۔ کہیں اسے انسان کی ساری بد بخیوں کا سرچشمہ یقین کیا جاتا۔ مرد اسے حقارت کی نگاہ سے دیکھا کرتے۔ اس کو ملکیت کے حقوق حاصل نہ تھے۔ جہاں کنبہ کے نصف افراد کی بے بسی کا یہ عالم ہو وہاں خوشی و سمرت کا گزر کہاں؟ قرآن کریم نے پہلی مرتبہ اعلان کیا کہ جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ہیں اسی طرح عورت کے حقوق بھی مرد پر ہیں۔ عورت کی رائے ہے اور قانون اس کی رائے کا احترام کرتا ہے۔ اس کو اپنے والدین، خاوند اور اولاد کا وارث تسلیم کیا گیا۔

مرد و عورت کا اوقیان رشتہ ازدواج کا رشتہ ہے۔ اس میں جو بے راہ

رویاں پائی جاتی تھیں ان کی اصلاح کی گئی مرد کو عورت کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کا حکم دیا۔ اگر کوئی عادت ناپسند ہو تو صبر کرنے کی تلقین کی گئی، لیکن عورت کو تمام حقوق دینے کے بعد گھر کی سرداری اور نظم و نق کی ذمہ داری مرد کو سونپ دی گئی۔ اگر تعلقات کشیدہ ہو جائیں تو اصلاح کی تدبیر بتائی گئی۔

تیسری چیز جو گھر کے ماحول کو خوشگوار بناتی ہے وہ مال کی منصافتہ تقسیم ہے۔
اس نے اس چیز پر اس سورۃ میں خاص زور دیا گیا۔

۴۔ حق و باطل کی جنگ:

جس کا آغاز بدر سے ہوا تھا ابھی جاری تھی احمد میں مسلمانوں کی کثیر تعداد شہید ہونے سے منافق و یہودیوں کے حوصلے بڑھ گئے تھے اس سورۃ میں مسلمانوں کو حق کی حفاظت کے لئے اپنی جان کی بازی لگادینے کا حکم دیا گیا اور ان کے حوصلوں کو بھی بلند کیا گیا۔

۵۔ انفرادی کردار کی تعمیر:

انفرادی کردار کی تعمیر کی طرف خاص توجہ دلائی گئی اور ان قوموں کی اقتداء سے روکا گیا جو عمل نہیں کرتیں علم تو ہے لیکن عمل نہیں ہے۔ امت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو صاف صاف بتا دیا گیا کہ اس رزم گاہ حیات میں وہی جیتنے گا جو عمل کر کے دکھائے گا خیالی پلاو اپکانے سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

۶۔ اطاعتِ رسول:

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی غیر مشروط اطاعت کا حکم دیا اور فَلَا وَرَبَّكَ (اے محبوب تیرے رب کی قسم) کے پیارے اور پر جلال الفاظ سے قسم انھا کر بتا دیا کہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ میرے رسول کے ہر

فیصلے کو خواہ وہ اس کے خلاف بھی ہو دل و جان سے بخوبی قبول نہ کرے۔

لے۔ زمانہ نزول:

علماء محققین کے نزدیک اس سورہ کا آغاز جنگ احمد کے بعد ہوا۔

تعارف سورۃ المائدۃ

اس سورہ پاک کا نام ”المائدۃ“ (دستخوان) ہے اس کی ایک سو بیس آیات سولہ رکوع ہیں۔ اس کی ایک آیت جسے قرآن کی آخری آیت کہا جاتا ہے:

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمُ دِيْنَكُمْ وَأَتَمَّنَا عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي
وَرَضِيَتْ لَكُمُ الْإِسْلَامُ دِيْنًا ۝ (سورۃ المائدۃ: ۳)

”یہ آج کا دن ہے کہ میں تمہارے لئے تمہارے دین کو کامل کر چکا ہوں میں اپنی ساری نعمتیں تم پر تمام کر چکا ہوں اور تمہارے طرز زندگی کے لئے بس اسلام کو پسند کر چکا ہوں۔“

ججۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات ۹ ذی الحجه میں نازل ہوئی۔

۱۔ اس سورہ کا آغاز تربیت اخلاق سے ہو رہا ہے اس لئے سب سے پہلے جو حکم دیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ وعدہ جب بھی کرو تو اسے پورا کرو تمہارا وعدہ خالق کائنات سے ہو یا اس کے بندوں سے ہو اسے ہر حال میں پورا کرو کیونکہ وعدہ خلاف کرنے والوں کو اللہ پسند نہیں کرتا۔

۲۔ دوسرا حکم دیا گیا عدل و انصاف کا دامن ہاتھوں سے نہ چھوڑو جب قضاء کی کری پر بیٹھو تو عدل و انصاف سے فیصلے کرو۔

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کا قصہ بیان کر کے بتا دیا کہ حسد بہت بڑی چیز ہے اس نے بھائی کو بھائی کا قاتل بتا دیا اس لئے اس بڑی عادت سے بچ رہو۔

آسمانی کتابیں:

دوسری اہم چیز جس کا اس سورۃ میں ذکر کیا وہ توریت و تجھیل ہے بتا دیا کہ ان کتابوں میں بھی ہدایت و نور ہے لیکن ان سب کا علمبردار قرآن کریم ہے یہود و نصاریٰ کے پاس یہ نورانی کتابیں آئیں لیکن انہوں نے ان کی قدرتہ کی۔ ان میں رو بدل کر دیا اور گراہ ہو گئے خبردار! تم ایسا ہر گز نہ کرنا بلکہ قرآن حکیم کو یعنی سے لگائے رکھنا یہ نور سے بھری ہوئی کتاب ہے اس کو پڑھ اور سمجھ کر اپنا خالی دامن نور سے بھر لینا اور خبردار! یہود یوں اور عیسائیوں کے بے دام فریب میں نہ آتا وہ تمہیں سیدھی راہ سے ہٹانے کی کوشش کریں گے لیکن تم ہوشیاری سے کام لینا۔

۲۔ شراب اور جوہ کی ممانعت پر وضو و تیم کے احکام، حلال و حرام اشیاء کا ذکر بھی اسی سورۃ میں کیا گیا، ڈاکہ مارنے والوں کے لئے عبرناک سزا میں جن کا ذکر تفصیل سے اپنے اپنے مقام پر کیا گیا۔

۳۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ ذکر کیا گیا کہ جو ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور جو اپنی بقاء کے لئے کھانے پینے کا محتاج ہو وہ محبوب ترین بندہ تو ہو سکتا ہے لیکن خدا نہیں ہو سکتا اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زبانی توحید خالص کا اعلان کروادیا۔

۴۔ اس سورۃ کا طرہ امتیاز آیت کریمہ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ... الخ ہے جو آقا رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر میدانِ عرفات میں اتری۔ دین کی تکمیل کا اعلان ہو گیا۔

امتنام نعمت کا مرشدہ سن کر اللہ اللہ! بلال ہبھٹ کی آنکھیں خوشی کے آنسوؤں سے ڈبڈا گئی ہوں گی، ابو بکر صدیق ہبھٹ کی جہین نیاز سجدے میں جھک گئی ہوگی۔ عمر فاروق ہبھٹ و عثمان غنی ہبھٹ و علی المرتضی ہبھٹ کے چہرے فرط سرط سے رشکب ماہِ تاباں بن گئے ہوں گے اور حمزہ ہبھٹ، یاسر ہبھٹ، سمعیہ ہبھٹ اور خباب ہبھٹ اپنے اپنے مزارات

پر انوار میں رپتِ ذوالجلال کی حمد و ثناء معلوم نہیں کوثر و سلسلیں سے دھلے ہوئے کن نورانی کلمات سے کرنے لگے ہوں گے۔ کائنات کا ذرہ ذرہ جھوم اٹھا ہوگا، اللہ رب السموات والارض کی ساری نوری مخلوقات اس کے حبیب و رسول و صفیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود و سلام کے پھول شمار کر رہی ہوں گی کہ شکر ہے دین مکمل ہو گیا۔

سورۃ المائدہ میں رکوع ۵ پارہ ے اور آیت ۱۱۳ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے اتا رہستروخان جس پر کھانا ہو بن جائے وہ دن ہمارے لئے خوشی کا، ہمارے اگلوں اور پچھلوں کیلئے بھی اور ہو جائے ایک نشانی تیری طرف سے اور رزق دے ہمیں بے شک تو سب سے بہتر روزی دینے والا ہے۔ حضرت صدر الافق مرا ابادی نے کیا خوب لکھا ہے کہ اس سے معلوم ہوا کہ جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اس دن کو عید بنانا خوشیاں منانا، عبادتیں کرنا، شکرِ الہی بجالانا صالحین کا طریقہ ہے اور کچھ شکر نہیں کہ سید دو عالم ﷺ کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی خاص عظیم ترین نعمت اور بزرگ ترین رحمت ہے اس لئے حضور ﷺ کی ولادت مبارکہ کے دن عید منانا اور میلاد شریف پڑھ کر شکرِ الہی بجالانا اور خوشی و مسرت کا اظہار کرنا مسْتَحْن و محمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔ تفصیل کے لئے مطالعہ کیجئے قبلہ حضرت صاحب کی کتاب میلاد المرسلین۔ چونکہ دسترخوان اتنے کی دعا عیسیٰ علیہ السلام نے کی تھی اسی لئے اس سورۃ کا نام المائدہ رکھا گیا۔

تعارف سورۃ الانعام

اس سورۃ کا نام الانعام، رکوع میں، آیات ۱۲۵ ہیں۔ اس سورۃ میں انعام (مویشیوں کی) حلت و حرمت کا ذکر کیا گیا اور کفار کے جو فاسد خیالات ان جانوروں کے

بارے میں تھے انکار کیا گیا اس لئے اس کا نام الانعام رکھا گیا)۔
۱۔ مکہ کے لوگ تقریباً مشرک اور بت پرست تھے، پتھر کے بت اور مٹی کی بے جان مورتیوں کو انہوں نے خدا بنا لیا تھا جب حضور ﷺ نے انہیں خبردار کیا کہ خدا یہ نہیں خدا تو وہ ہے جو زمین و آسمان کا خالق ہے ہر چیز پر قادر ہے، اس کے علم سے کائنات کا کوئی ذرہ بھی چھپا ہوا نہیں، یہاں تک کہ تنگ و تازیک غار میں ایک چیزوٹی بھی اس کے علم میں ہے اور وہ ذات اس کے رینگنے کی آواز بھی سنتی ہے۔ یہ سب باتیں سن کر حیران و ششدر رہ گئے اور بولے یہ تو بڑی عجیب بات ہے کہ خدا صرف ایک ہی ہے۔

۲۔ دلائل توحید:

قرآن نے اپنے پڑھنے والوں کو اس سورۃ میں توحید کے بارے میں غور و فکر کی دعوت دی کہ آؤ دیکھو کہ یہ سورج، یہ چاند کس کی کبریائی کے شاہکار ہیں۔ زمین کی سطح پر لہلہتا تھیت، رنگارنگ پھول قسم کے پھل کس کی قدرت کے شہکار ہیں یہ گھنگھوڑ گھٹا بھیں اور ان سے پنکے والے بارش کے قطرے کس کی رحمت کے مظہر ہیں صرف اللہ وحدہ لا شریک کے۔

۳۔ مشرکین کا رویہ:

اسلام، قرآن اور صاحب قرآن سے مشرکین کی مخالفت کے مقابلے میں ان کے پاس کوئی دلیل نہ تھی بلکہ ان کا سارا سرمایہ مذاق اور طرح طرح کی جھٹ بازیاں تھیں مثلاً خدا ہمیں نظر کیوں نہیں آتا، وحی لانے والا فرشتہ نظر کیوں نہیں آتا، اس یتیم کو رسالت کے لئے کیوں چن لیا گیا اسی طرح کے فضول اعتراضات وہ بڑی شد و مد سے کرتے تھے، اس سورۃ میں اس کا رد کیا گیا۔

۳۔ تسلی واطمینان:

جب نورِ حق کی طرف ان کی رہنمائی کی جاتی تو مشرکین ضد وہت وھری سے باز نہ آتے، ایمان نہ لاتے، جس سے ہادی بحق کا دل رحیم رنجیدہ ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ اس سورہ میں اپنے محبوب ﷺ کو بار بار تسلیاں دیتا ہے کہ آپ رنجیدہ نہ ہوں آپ سے پہلے جتنے انبیاء کرام ﷺ آئے انکی امتوں نے بھی انہیں اذیتیں پہنچائیں انہوں نے صبر کیا آپ کو بھی صبر کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت سے بعد نہیں کہ وہ چشم زدن پلک جھکنے میں سب کو اسلام لانے پر مجبور کر دے لیکن یہ اس کی قسمت کے خلاف ہے ورنہ ابراہیم اور نمرود کی پیچان کیسے ہو، حسین اور یزید کا امتیاز کیونکر ہو۔

۵۔ مشرکانہ رسوم:

اس سورہ میں مشرکانہ رسوم کا بھی رد کر دیا گیا جو انہوں نے جانوروں کی حلت و حرمت پر مقرر کر رکھی تھیں۔

رکوع ۱۵ میں مکارم اخلاق کی تعلیم اور اخلاق رزیلہ سے منع کیا گیا۔ اس سورہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو حکم فرمادیا کہ

قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَذُكْرِي وَهُنْيَابِي وَهُنَّا يَلْهُوْرُّتِ الْغَلَمَيْنِ ﴿١٥﴾

”یا رسول اللہ (ﷺ) آپ ارشاد فرمادیجئے بے شک میری نماز میرے آداب زندگی اور میرا جینا اور میرا مرنا اس اللہ کیلئے ہے جو اہل جہاں کا پروردگار ہے۔“ (سورۃ الانعام: ۱۶۵)

تعارف سورۃ الاعراف

نام سورۃ کا اعراف، ۲۳ رکوع اور ۲۰۶ آیات ہیں۔ اعراف جمع ہے غرفت کی جس کا معنی ہے بلندی یا بلند جگہ۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اعراف وہ مقام ہے جہاں وہ لوگ ہوں گے جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں گی وہ آسمان وزمیں کے درمیان ایک مقام ہے جس کو اعراف کہا جاتا ہے۔

اعراف والے جب نظر اٹھائیں گے تو جنت والوں کو خوش و خرم دیکھ کر سبارک باد پیش کریں گے اور جب جہنم والوں کو دیکھیں گے تو سراپا عجز و نیاز بن کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس سے بچنے کی دعا مانگیں گے۔

نکتہ:

نکتہ نکلا کہ جن کی نیکیاں اور بدیاں برابر ہیں ان کی آنکھیں اتنی طاقت رکھتی ہیں کہ وہ آسمان کے اوپر جنت والوں کو جنت میں دیکھ سکیں اور زمیں کے نیچے جہنم اور جہنیوں کو دیکھ سکیں تو ساری کائنات کے محظوظ نبی کو اتنی طاقت کیوں نہیں کہ وہ اپنے امتحیوں کو دیکھ سکیں، ان کی فریاد سن کر جواب دے سکیں، سلام سن کر جواب دے سکیں یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے محظوظ علیہ السلام کو سب سے بڑھ کر سننے اور دیکھنے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔

تعارف سورۃ الانفال

سورۃ پاک کا نام انفال جس کا معنی ہے مال غنیمت، مال غنیمت وہ کفار کا مال ہے جو جنگ میں مسلمانوں کے ہاتھ لگے اس سورۃ میں اس کی تقسیم کا طریقہ واضح طور پر بیان کر دیا گیا کہ کس کس کو کتنا کتنا مال غنیمت دیا جائے اور کس طرح تقسیم کیا جائے تاکہ کوئی کسی قسم کا تنازع جھکڑا پیدا نہ ہو اس لئے اس سورۃ کا نام الانفال رکھا گیا یعنی غنیمت کا مال۔

تعارف سورۃ التوبہ

۱۲۹ رکوع آیات ہیں۔ نام سورۃ التوبہ اور البرۃ بھی کہا جاتا ہے چونکہ اس میں چند مخلص ایمان والوں جیسے حضرت کعب بن مالک رض اور ان کے ساتھیوں کی توبہ قبول ہونے کا ذکر ہے اس لئے اسے سورۃ توبہ کہا گیا اور اس میں جتنے مشرکین عرب سے سابقہ معاهدے کئے گئے تھے سب کو ختم کر دیا گیا اس لئے اسے برأت بھی کہا گیا۔ سورۃ توبہ سے پہلے بسم اللہ اس لئے نہیں لکھی جاتی کہ اس میں مشرکین سے بیزاری کا اعلان کیا گیا، اللہ تعالیٰ کے جلال سے اس سورۃ کی ابتداء ہوئی دوسرا آقا صلی اللہ علیہ وس علیہ السلام نے اس کے آغاز میں بسم اللہ کا حکم نہیں دیا جس کام سے اللہ کے نبی منع فرمادیں وہ کام اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی منع ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بسم اللہ شریف اس سے پہلے نہیں لکھی گئی۔

تعارف سورۃ یونس

نام یونس، رکوع گیارہ، آیات ۱۰۹ ہیں۔ اس سورۃ میں حضرت یونس علیہ السلام کا مچھلی کے پیٹ میں جانا اور کس طرح آیت کریمہ کی برکت سے مچھلی کے پیٹ سے باہر آنا، اس کا ذکر ہوا اس لئے اس کا نام سورۃ یونس رکھا گیا۔

تعارف سورۃ ہود

پارہ ۱۲ آیت ۱۲۳، اس سورۃ میں حضرت ہود علیہ السلام کا تذکرہ ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنی قوم کو ایک خدا پر ایمان لانے کی وعوت دی اور اس کے بد لے میں اپنی قوم کی طرف سے کیسی کیسی اذیتیں برداشت کیں اسی مناسبت سے اس سورۃ کو آپ کے نام سے موسوم کیا گیا۔

تعارف سورۃ یوسف

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، ۱۲ رکوع اور ۱۱۱ آیات ہیں پارہ ۱۲، ۱۳۔ اس سورۃ پاک میں کیونکہ حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر خیر بڑی وضاحت سے کیا گیا کہ کس طرح آپ نے خواب دیکھا اور کس طرح اس خواب کو سن کر آپ کے بھائیوں نے آپ سے حد کرتے ہوئے کنوئیں کی نذر کر دیا اور جھوٹا خون قمیص پر لگانے کے بعد اپنے والد سے جھوٹ بولا کہ یوسف کو بھیزیا کھا گیا اور پھر جب قافلے والوں نے کنوئیں سے پانی نکالنے کے لئے ڈول ڈالا تو اس میں نہایت خوبصورت بیچ کو پایا آپ کے بھائی پھر راستے میں تھے تو انہوں نے اپنا غلام کہہ کر آپ کے عوض چند سترے لیکر اس قافلے کے ہاتھ آپ کو بیچ ڈالا اور پھر کس طرح آپ کے مالک نے آپ کو عزیز مصر کے ہاتھ بھاری قیمت کے بدلتے بیچا اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح آپ کو کنوئیں کی تاریکیوں اور پستیوں سے نکال کر عزت و بلندی کی دولت سے مالا مال کر دیا کہ آپ کو مصر کا بادشاہ بنا دیا۔ اس لئے اس سورۃ کو آپ کے نام نامی سے منسوب کیا گیا۔

اس سورۃ میں اللہ کریم اپنے محبوب علیہ السلام کو یہ بتا کر تسلی دے رہا ہے کہ جس طرح برادران یوسف کے ناپاک منصوبے ناکام ہو گئے اور سب کو چاروں ناچار حضرت یوسف علیہ السلام کی عظمت کو تسلیم کرنا پڑا اسی طرح ایک دن وہ بھی آنے والا ہے جب قریش آپ کے سامنے سر تسلیم ختم کر دیں گے اور آپ کو اپنا رہنمای سمجھ کر آپ کے دامن رحمت سے وابستہ ہونے میں ہی اپنی نجات کا یقین کریں گے۔

اس سورۃ کو احسن اقصص کا نام دیا گیا۔ تمام قصوں میں سے خوبصورت قصہ۔

تعارف سورۃ الرعد

پارہ ۱۳، رکوع ۲۶ اور آیات کی تعداد ۳۳ ہے۔

اس سورۃ مبارکہ کا نام ”الرعد“ ہے کیونکہ اس کی ایک آیت میں یہ کلمہ استعمال ہوا ہے۔ رعد اس کڑک کو کہتے ہیں جو بادلوں کے آپس میں ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے اور رعد اس فرشتے کا نام بھی ہے، جس کے ذمہ بادلوں کی تدبیر اور انتظام ہے۔

تعارف سورۃ ابراہیم

پارہ ۱۳، سات رکوع اور ۵۲ آیات ہیں۔ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ کے چھٹے رکوع میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ذکر کو وضاحت ہے بیان کیا گیا کہ اللہ کے دوست نے کس طرح اللہ تعالیٰ کے گھر میں پیاری پیاری دعائیں خلوص و نیاز سے رب کی بارگاہ میں پیش کیں۔ کعبہ کے شہر اور وہاں کے رہنے والوں کے لئے اپنی اولاد کے لئے اور رزقی حلال کیلئے کیسے التجاہیں کیں۔ ساتھ ہی عرض کیا انہیں اس آب و گیاہ بیباہ میں تیرے گھر کے پڑوس میں میں نے اپنی اولاد کو اس لئے بسایا ہے کہ تیری عبادت کرتے رہیں، انہی لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کر دےتاکہ وہ ان کے پاس کھینچنے چلے آئیں، یہ وادی جہاں سرسبزی و شادابی کا دور دور تک نشان نہیں اس وادی میں رہنے والوں کو تازہ پھل عطا فرم۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیل علیہ السلام کی ساری دعائیں قبول فرمائیں۔ اگر اس کا عین مشاہد کرنا ہو تو آج ہی مکہ المکرمہ جا کے دیکھو رب کی رحمت کے جلوے اور جلیل کی فغاوں کا شمر۔

تعارف سورۃ الحجر

اس سورۃ کے چھر کو ع ننانوے آیات ہیں پارہ ۱۲۔

اس سورۃ پاک کا نام الحجر ہے جس کا معنی ہے پتھر، یہ الفاظ آیت نمبر ۸۰ میں مذکور ہے جو حجراز اور شام کی درمیانی زمین کا نام ہے
یہیں حضرت صالح علیہ السلام مبعوث ہوئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوہ تبوک میں ہمارا گزر حجر کے علاقہ سے یعنی پتھر لی زمین سے ہوا دہاں کے کنوؤں سے لوگوں نے پانی بھرا اور اسی سے آنا گوندھا، حضور علیہ السلام نے حکم دیا اس پانی کو اندھیل دو اور جو آتا اس سے گوندھا ہے اونٹوں کے آگے ڈال دو اور اس کنوئیں سے پانی لو جہاں سے حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹی پانی پیا کرتی تھی اس میں انبیاء کرام علیہم السلام اور صالحین کے آثار سے تبرک حاصل کرنے کی بھی ولیل ہے اور ظالم و نافرمان جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کئے ان سے اور ان کے علاقوں کی چیزوں سے بچنے کی ولیل ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو ان کے عذاب کی وجہ سے تم پر بھی عذاب آجائے حضور علیہ السلام نے فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب تیرا گزر کسی ظالم و نافرمان بستی سے ہو تو جلدی جلدی استغفار کرتے گزر جاتا کہ تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا ہے۔

تعارف سورۃ النحل

یہ سورۃ کی زندگی کے آخری دور میں نبی علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ پارہ ۱۲ آیات

کی تعداد ایک سو اٹھائیں رکو ع ۱۶ ہیں۔

اس سورۃ کی آیت ۲۸ میں النحل کا لفظ استعمال ہوا جس کا معنی ہے شہد کی کمھی۔ اس لئے اس سورۃ کا نام النحل رکھا گیا۔ شہد کی کمھی شہد کیسے بناتی ہے؟ اس

تعارف سورۃ الرعد

پارہ ۱۳، رکوع ۶ اور آیات کی تعداد ۳۳ ہے۔

اس سورۃ مبارکہ کا نام ”الرعد“ ہے کیونکہ اس کی ایک آیت میں یہ کلمہ استعمال ہوا ہے۔ رعد اس کڑک کو کہتے ہیں جو بادلوں کے آپس میں ٹکرانے سے پیدا ہوتی ہے اور رعد اس فرشتے کا نام بھی ہے، جس کے ذمہ بادلوں کی تدبیر اور انتظام ہے۔

تعارف سورۃ ابراہیم

پارہ ۱۳، سات رکوع اور ۵۲ آیات ہیں۔ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔ اس سورۃ کے چھٹے رکوع میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے ذکر کو وضاحت ہے بیان کیا گیا کہ اللہ کے دوست نے کس طرح اللہ تعالیٰ کے گھر میں پیاری پیاری دعا میں خلوص و نیاز سے رب کی بارگاہ میں پیش کیں۔ کعبہ کے شہر اور وہاں کے رہنے والوں کے لئے اپنی اولاد کے لئے اور رزقی حلال کیلئے کیے التجاہیں کیں۔ ساتھ ہی عرض کیا گیا اس آب و گیاہ بیان میں تیرے گھر کے پڑوس میں میں نے اپنی اولاد کو اس لئے بسایا ہے کہ تیری عبادت کرتے رہیں، انہی لوگوں کے دلوں میں ان کی محبت پیدا کر دے تاکہ وہ ان کے پاس کھینچے چلے آئیں، یہ وادی جہاں سربرزی و شادابی کا دور دور تک نشان نہیں اس وادی میں رہنے والوں کو تازہ پھل عطا فرم۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیل علیہ السلام کی ساری دعائیں قبول فرمائیں۔ اگر اس کا عین مشاہد کرنا ہو تو آج ہی مکہ المکرمہ جا کے دیکھو رب کی رحمت کے جلوے اور جلیل کی دعاؤں کا شتر۔

تعارف سورۃ الحجر

اس سورۃ کے چھ روکوں ننانوے آیات ہیں پارہ ۱۲۔

اس سورۃ پاک کا نام الحجر ہے جس کا معنی ہے پتھر، یہ الفاظ آیت نمبر ۸۰ میں مذکور ہے حجر سے مراد قوم ثمود کا علاقہ ہے جو حجاز اور شام کی درمیانی زمین کا نام ہے تبیہن حضرت صالح علیہ السلام مبعوث ہوئے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ غزوہ تبوک میں ہمارا گزر حجر کے علاقہ سے یعنی پتھری میں زمین سے ہوا وہاں کے کنوؤں سے لوگوں نے پانی بھرا اور اسی سے آٹا گوندھا، حضور علیہ السلام نے حکم دیا اس پانی کو انڈیل دو اور جو آٹا اس سے گوندھا ہے اونٹوں کے آگے ڈال دو اور اس کنوئیں سے پانی لو جہاں سے حضرت صالح علیہ السلام کی اوٹتی پیا کرتی تھی اس میں انبیاء کرام علیہم السلام اور صالحین کے آثار سے تبرک حاصل کرنے کی بھی دلیل ہے اور ظالم و نافرمان جنہوں نے اپنے اور ظلم کئے ان سے اور ان کے علاقوں کی چیزوں سے بچنے کی دلیل ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو ان کے عذاب کی وجہ سے تم پر بھی عذاب آجائے حضور علیہ السلام نے فرمایا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جب تیرا گزر کسی ظالم و نافرمان بستی سے ہو تو جلدی جلدی استغفار کرتے گز رجاتا کہ تم پر بھی وہ عذاب نہ آجائے جو ان پر آیا ہے۔

تعارف سورۃ النحل

یہ سورۃ کی زندگی کے آخری دور میں نبی علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ پارہ ۱۳ آیات کی تعداد ایک سو اٹھائیس روکوں ۱۶ ہیں۔

اس سورۃ کی آیت ۲۸ میں النحل کا لفظ استعمال ہوا جس کا معنی ہے شہد کی کمکی۔ اس لئے اس سورۃ کا نام النحل رکھا گیا۔ شہد کی کمکی شہد کیسے بناتی ہے؟ اس

کے متعلق بڑی مشہور روایت بخاری شریف میں موجود ہے۔ جس کا لب لباب یہ ہے کہ شہد کی کھیاں جب پھیکے اور کڑوے پھولوں اور پھولوں کا رس چوتی ہیں تو ان کی سردار مکھی کہتی ہے آؤ سب اللہ کے نبی پر درود پڑھو تو جب درود پڑھتی ہیں تو یہ پھیکا اور بدمزہ رس شہد میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

تعارف سورۃ بنی اسرائیل

پارہ ۱۵ رکوع ۱۲ اور ۱۳ آیات ہیں۔

یہ سورۃ بنی اسرائیل کے علاوہ اسرائیل اور سجان کے ناموں سے بھی موسوم ہے۔

اس سورۃ کی پہلی آیت سے پتہ چلتا ہے کہ اس کا نزول سفرِ معراج کے بعد ہوا اور معراج ہجرت سے ایک سال پہلے نبوت کے دویں سال ہوئی۔ اس سورۃ میں واقعہ معراج کے فوراً بعد چونکہ بنی اسرائیل سے خطاب ہوا کہ تم اپنی روشن سے باز آجائو تم نے نافرمانیوں کا مزہ عذاب اور قہر خداوندی کی صورت میں پچھلیا اب بھی باز آجائو اور بنی محشیم پر ایمان لے آؤ اور آپ کی معراج کو دل و جان سے قبول کرو و گرنہ ہمارا قانون مكافات پھر حرکت میں آجائے گا اور تم پر ایسے ایسے ظالم بادشاہ بخت نصر کی طرح مسلط کر دیئے جائیں گے جو تمہاری اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے تمہیں نیست و نابود کر کے رکھ دیں گے۔

چونکہ اس سورۃ میں تفصیل سے بنی اسرائیل سے خطاب کیا گیا ان کی نافرمانیوں اور ان نافرمانیوں پر ملنے والی سزاوں کی یاد دہانی کروائی گئی اور آئندہ سے ان تمام کاموں سے بچنے کی تلقین بھی کی گئی اس لئے اس سورۃ کا نام بھی انہی کے نام پر رکھا گیا۔

تعارف سورۃ الکھف

یہ سورۃ مکہ المکرہ میں نازل ہوئی اس کے ۱۲ ارجوں اور ۱۰ آیات ہیں، نام کیونکہ اس سورۃ میں اصحاب کھف کا ذکر ہے اسی مناسبت سے اس کا نام الکھف رکھا گیا، بعض علماء کی رائے ہے کہ یہ سورۃ نبی علیہ السلام کی بعثت کے آٹھویں اور دسویں سال کی درمیانی مدت میں نازل ہوئی۔

۱۔ اس سورۃ میں تین واقعات کا بیان شرح و بسط سے کیا گیا۔ اصحاب کھف، حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سفر اور ذوالقرنین، یہاں مختصر ذکر کرتے چلیں کہ اس سورۃ میں اصحاب کھف کا ذکر کر کے اللہ تعالیٰ نے مظلوم اور ستم رسیدہ مسلمانوں کی حوصلہ افزائی فرمائی اور بتایا کہ تم سے پہلے بھی حق قبول کرنے والوں کو طرح طرح کی اذیتیں دی گئیں انہوں نے محض اپنا ایمان بچانے کے لئے وطن چھوڑا اور ایک غار میں پناہ لی اور تم تو غلامان حبیب کبریا (علیہ السلام) ہو تمہیں کفار کی اذیت رسانیوں کے باعث حوصلہ نہیں ہارنا چاہئے بلکہ بڑی ثابت قدی کا مظاہرہ کرنا چاہئے، تم دیکھو گے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح تمہیں اونچ کمال تک پہنچاتا ہے اور کس طرح ابدی عزتوں سے سرفراز کرتا ہے۔ اس ضمن میں کفار کو یہ بھی بتادیا کہ جو ذات اصحاب کھف کو سیئتکروں سال کے بعد از سرفرازی عطا فرماسکتی ہے وہ تمہیں بھی روزِ حشر زندگی عطا کر سکتی ہے۔

۲۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سفر سے علم و حکمت کے حصول کی اہمیت کا درس دیا کہ کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات کیلئے اپنے خادم یوسف بن نون کے ساتھ کھٹکن سفر طے کر کے چلے اور کس طرح ان کی سنگت اختیار کرنے کی خواہش کا اظہار کیا اور جب حضرت خضر علیہ السلام نے ان تین واقعات سے پرده ہٹایا کہ

میں نے کشتی میں سوراخ اس لئے کیا تھا کہ یہ کشتی خالیم بادشاہ کی دسترس سے بچے جائے اور غریب ملاج کی کمائی کا ذریعہ بنارہے دوسرے نمبر پر جو دیوار بغیر معاوضہ کے درست کی تو وہ اس لئے کہ پیتیم بچوں کے باپ نے مرتبے وقت خزانہ دیوار کے نیچے دباتے ہوئے اللہ کی حفاظت میں دیا تھا اگر دیوار گرجاتی تو بستی والے پیتیم بچوں کا خزانہ نکال لے جاتے اور بچے اس خزانے سے محروم ہو کر دربار کی ٹھکریں کھاتے، تیرے نمبر پر جس نئے بچے کو قتل کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کی پیشانی پر اللہ کے حکم سے میں نے دیکھ لیا تھا کہ یہ جنہی ہے کافر ہے اور بڑا ہوا کر اپنے مومن والدین کو بھی کفر پر مجبور کرے گا خدا شہ تھا کہ والدین اس کی محبت میں اپنا ایمان کھو دیں گے اس لئے اس کا خاتمه کر دیا اللہ تعالیٰ اس کے بدلتے میں ایک نیک مومن بچہ عطا کرے گا جو اپنے والدین کو نفع پہنچائے گا۔

ان تمام باتوں سے نکتہ نکلا کہ اللہ کے پیارے اللہ کے حکم سے غیب کی باشیں جانتے ہیں آئندہ زندگی میں کون کیا بنے گا اور دیوار کے نیچے کیا زمین کے اندر کون سا خزانہ ہے۔ ان سب کا علم اللہ کی عطا سے رکھتے ہیں، اگر اللہ تعالیٰ کے پیارے اللہ تعالیٰ کے نبی یا عالم باعمل اتنی طاقت رکھتے ہیں تو جن کے صدقے تمام انبیاء کرام ﷺ دنیا نے کائنات میں آئے وہ ان تمام باتوں کا علم کیوں نہیں رکھتے۔ اعتراضات کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نظر بصیرت عطا کرے۔ آمین

۳۔ ذوالقرنین کا واقعہ بیان کر کے ایک مومن حکمران کی خوبیوں کو بیان فرمایا کہ وہ باوجود قوت و اقتدار کے اپنی رعایا کے لئے مہربان، عادل اور شفیق ہوتا ہے۔

تعارف سورۃ مریم

اس سورۃ کا نام مریم، چھر کوں اور ۹۸ آیات پاڑھ۔

اس سورۃ میں حضرت مریم کا ذکر تفصیل سے کیا گیا کہ کس طرح اس پاک و

ظاہرہ عورت مریم کے بطن سے اللہ تعالیٰ کے نبی عیسیٰ ﷺ کی ولادت ہوئی اور کس طرح آپ کی قوم کے لوگوں نے پاک مریم پر تھمت زنا لگائی تو پنگھوڑے میں عیسیٰ ﷺ کو اپنی والدہ کی صداقت بیان کرنے کے لئے فصیح زبان پروردگار نے عطا فرمائی کہ انسانی عقل میں دنگ رہ گئیں۔ اس سورۃ میں حضرت زکریا ﷺ کا ذکر کیا گیا کہ انہوں نے حضرت مریم ﷺ کی عبادت گاہ پر کھڑے ہو کر بیٹھے کی دعا مانگی اور اللہ تعالیٰ نے نیک پاک بندی کی عبادت والی جگہ پر مانگی ہوئی دعا کو شرف قبولیت فرمائی۔ ۱۱۰ سال کے بعد حضرت زکریا ﷺ کو بھی عیسیٰ ﷺ نبی کی ولادت کی خوشخبری عطا فرمائی۔

نکتہ نکلا کہ اللہ والوں کی عبادت والی جگہ پر کھڑے ہو کر دعا مانگناست انبیاء ہے اور اللہ تعالیٰ ان نیک لوگوں کی نیکی کے طفیل ان کی عبادت والی جگہوں پر مانگی ہوئی دعا میں قبول فرمائے جھوپ دیتا ہے جیسا کہ حضرت زکریا ﷺ کی دعا سنی گئی۔ اس سورۃ کے آخر میں باقیات صالحات کی طرف شوق انگیز انداز میں دعوت دی گئی۔ (رکوع نمبر ۵)

آقا علیہ السلام نے فرمایا..... لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ تسبیح و تحلیل کلمہ طیبہ باقیات صالحات ہیں اور یہ وظیفہ ۹۹ تکالیف کے دروازے بند کر دیتا ہے سب سے چھوٹی تکلیف حزن و ملال کی تکلیف ہے۔

تعارف سورۃ طہ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی آٹھ رکوع اور ۱۳۵ آیات ہیں۔ اسی سورۃ مبارکہ کا نام طہ ہے یہی کلمہ ہے جس سے اس سورۃ کا آغاز ہوا۔

زمانہ نزول:

اس سورۃ کو تاریخ میں امتیازی شان حاصل ہے کیونکہ مسلمان ہونے سے

پہلے حضرت عمر رضی اللہ عنہ بڑے جوش و خروش سے نگی تکوار لیکر نبی ﷺ کو قتل کرنے گھر سے نکلے۔ کسی نے راستے میں جب کہا عمر نبی ﷺ کو قتل کرنے سے پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو، جہاں تمہارا بہنوئی اور بہن فاطمہ اپنے نبی پر ایمان لا کر ان پر سو جان سے فدا ہو رہے ہیں۔ غصے سے واپس لوٹے بہنوئی کو مارنا شروع کیا۔ بہن مزاحم ہو گیں تو ان کا سر پھوڑ دیا خون کا فوارہ نکالا یہ منظر دیکھ کر یہ پریشان ہو گئے اور بہن سے وہ کلام سننے کا اظہار کیا جس کے لئے انہوں نے اپنی جان قربان کی قسم کھائی تھی، بہن نے عسل کرنے کا کہا عسل کر کے آئے تو بہن نے اس سورۃ طٰہ کی چند پہلی آیات تلاوت کیں جس نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دنیا بدل ڈالی، دل پیچ گیا، آنکھوں سے آنسوؤں کا سیلاپ اُمڈ آیا اسی وقت بارگاہ رسالت میں حاضر ہو کر مشرف بے اسلام ہوئے۔

تعارف سورۃ الانبیاء

پارہ نمبرے ارکوںے اور آیات ۱۱۲۔

کیونکہ اس سورۃ میں بہت سے انبیاء کا ذکر ہے کہ کس طرح انہوں نے اپنی اپنی قوموں کو پدایت کی تلقین کرتے ہوئے ایک خدا پر ایمان لانے کی تلقین کی اور بد لے میں اپنی امتوں کی طرف سے مٹنے والی اذیتوں پر صبر کیسا کیسا کر کے دکھایا ان تمام باتوں کو وضاحت سے بیان کیا گیا اس لئے سورۃ کا نام الانبیاء رکھا کیا۔

تعارف سورۃ الحج

اس سورہ میں دس (۱۰) رکوع اور ۸۷ آیات ہیں کی صورتوں میں اس کا شمار ہوتا ہے۔

اس سورۃ میں حج کا اعلان عام اور حج کے متعلق جدید احکام کا ذکر ہے اسی مناسبت سے اس سورت کو سورۃ الحج کے نام سے موسم کیا گیا ہے۔ آخر میں حسنا اللہ ونعم الوکیل فرمائی کار سازی اور نصرت کا یقین خدائے وند قدوس نے دلادیا نبی علیہ السلام کی حدیث پاک کا مفہوم کہ ہر خوف سے امن کے لئے یہ وظیفہ پڑھو۔ جو یہ وظیفہ روزانہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ ساتوں طرف سے اسے اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔

تعارف سورۃ المؤمنون

مکہ مکرہ میں نازل ہوئی۔ اس کے ۶ رکوع اور ۱۱۸ آیات ہیں۔ اس سورۃ کا نام مومنوں کے نام پر رکھا گیا کیونکہ اس سورۃ میں ان مومین کا ذکر کیا گیا جو نورِ اسلام سے اپنے دلوں کو منور کرتے ہیں اور اپنے اعمال اور جذبات کو قرآن کے پیش کئے ہوئے قلب میں ڈھال دیتے ہیں فرمایا کہ جو نور ایمان سے اپنے دلوں کو منور

کریں گے۔ اُن کے سروں پر ہی فلاح دارین کامیابی کا تاج رکھا جائے گا اور یہی وہ لوگ ہیں جن کے لئے فردوس بریس کی نعمتیں چشم براہ ہیں۔

اس سورۃ میں جو ایمان نہیں لاتے تھے انہیں بتایا گیا کہ کسی چیز کا انتظار کر رہے ہو کیا ملک الموت کا یا اللہ کے قہر کا۔

آج بھی وقت ہے۔ ایمان لے آؤ اُس ذات پر جس نے تمہیں پانی کی ایک بوند میں ایک گنام جڑو مے سے پیدا کیا تھمہیں ہست سے نیست کیا پھر تمہارے لئے زمین کو بچھوٹا اور آسمان کو چھت بنایا ذرا آنکھیں کھول کر آسمان کی بلندیوں کو دیکھو وہاں کس کی قدرت کے جلووے نظر آتے ہیں۔ پانی جو ہر قسم کی زندگی کا سرچشمہ ہے اس کی بہم رسانی کا انتظام کتنی عمدگی سے کر دیا اور لاکھوں میوے قدرت کے اپنے آس پاس رات دن دیکھتے ہو پھر بھی اندھے، بہرے بن کر پتھر کی سورتیوں اور مٹی کے گھموموں کی عبادت کرتے ہو۔ آنکھیں کھولو، ہوش کے ناخن لو اور سچی توہہ کر کے پاک پروردگار کے ماننے والوں میں شمار ہو جاؤ۔ نور ایمان سے اپنے دلوں کو منور کر لوتو جنت کے آٹھوں دروازے تمہارے لئے بھی کھول دیئے جائیں گے اور تم بھی ایمان کی روشنی میں خراماں خراماں جنت چلے جاؤ گے۔

تعارف سورۃ النور

اس سورۃ پاک کا نام النور ہے جو اس سورت کی آیت نمبر ۳۵ اللہ نور السموات والارض سے ماخوذ ہے۔ اس کی آیات ۲۶ ہیں۔

گھر معاشرہ میں خشت اڈل ہے گھر کے ماحول کو پاکیزہ اور فرحت بخش بنانے کے لئے اسلام نے بڑے بڑے سنہری اصول سورہ نور میں خاص کر خواتین کو عطا فرمائے ہیں۔ اسلام اپنے ماننے والوں کے گھروں کو پرمسرت اور خونگوار دیکھنا چاہتا

ہے۔ اس نے اس ارشادات اور ہدایات کے ساتھ ادا مر و نواہی کا ایک ایسا مر بوط نظام پیش فرمایا جس کی بدولت یہ مقصد انہی جملہ ذیپائیوں اور برکتوں کے ساتھ ظہور پذیر ہو سکتا ہے یہ سورۃ انسان کی خانگی زندگی کے متعلق واضح ہدایات اور احکامات پر مشتمل ہے۔

□ اس کا نام اللہ نے النور فرمایا جو اس بات کی طرف رہنمائی کر رہا ہے کہ جس معاشرے میں یہ نظام پوری طرح نافذ کیا جائے وہاں کا ہر گھر پچی مسرتوں کے انوار سے جگکار رہا ہو گا۔

□ اس امن و برکت والی سورۃ کا اکثر حصہ خانگی زندگی کے متعلق واضح ہدایات اور احکامات پر مشتمل ہے۔ اس میں ہر مومن مرد و عورت کو اس بات کا ذمہ دار قرار دیا گیا ہے کہ وہ خود اپنے دامن عصمت کو ہر آلو دگی سے پاک و صاف کر لیں۔ اس کا طریقہ بتایا گیا کہ ہر مومن مرد و عورت اپنی نظریں پنجی رکھیں کیونکہ آنکھوں میں شرم و حیا جب ہوتی ہے تو دل کی دنیا فاسد خیالات سے محفوظ رہتی ہے، لیکن جب آنکھیں نور حیا سے محروم ہو جاتی ہیں جب شرم و حیاء کا پردہ چاک ہو جاتا ہے تو پر سکون جذبات میں آگ سی لگ جاتی ہے۔

پرروہ:

اسلامی پردوے کے قواعد و ضوابط کو پوری شرح و بسط سے ذکر فرمادیا گیا تاکہ گوہر عصمت کی آب و تاب کو ماند کرنے کی کوشش اسلامی معاشرہ میں پروان نہ چڑھ سکے۔

حدِ زنا:

انتا اہم اور نازک ہے کہ صرف ہدایات و ارشادات پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ جو بے حیا حد ا اعتدال سے تجاوز کرے گا اُس کے لئے عبرتناک سزا کوڑوں کی دی

جائے گی۔ شادی شدہ کے لئے سگاری کا حکم اور کنواری عورت و مرد کے لئے ۵۰ کوڑے قتل میں تودیت لے کر قاتل کو بچایا جاسکتا ہے، لیکن اس زنا میں کوئی معافی نہیں بلکہ مجرموں کو سرعام سخت سزا دینے کا قانون نافذ کیا گیا تاکہ پتہ چلے کہ قرآن عصمت و ناموس کو انسانی زندگی سے بھی زیادہ اہمیت دیتا ہے۔

شادی کا اہتمام:

اس سورہ میں غیر شادی شدہ مرد و عورت کی شادی کا اہتمام کرنے کا بھی حکم دیا گیا تاکہ انکا وجود ہر وقت انسانی نظام کے لئے خطرہ نہ ہو۔

□ اس کے علاوہ اسلام نے گھر کی چار دیواری کا بڑا احترام ملحوظ رکھا بغیر اطلاع دیئے اور اجازت لئے کسی کے گھر کے اندر قدم رکھنا بلکہ جھانکنا بھی منوع قرار دے دیا اور کسی کے ہاں جانے کے پورے آداب سکھلانے دیئے تاکہ ہر شخص اپنے گھر میں آرام کر سکے اور پروگرام کے مطابق کام کر سکے۔

□ مسلمانوں کو یہ بھی ہدایات کی گئیں کہ اگر صاحب خانہ تمہیں اندر آنے کی اجازت نہ دے تو غصے سے لال پلی نہ ہو جاؤ اور اس شخص پر برستا شروع نہ کر دو بلکہ بڑی کشادہ دلی سے اس کی معذوری کو تسلیم کرو اور خوشی خوشی واپس چلے آؤ۔

□ اس سورہ میں عہد رسالت کے انتہائی المناک اور روح فرسا واقعہ کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو تاریخ میں واقعہ افک کے نام سے مشہور ہے۔

اسلام کے شمن اسلام کی روز بروز ترقی کو دیکھ کر سچ پا ہوتے رہتے تھے۔ کھل کر مقابلہ نہیں کر سکتے تھے۔ ان کی باطنی خباثت روز بروز نئے فتنے جگا کر مسلمانوں کو پریشان کرتی رہتی تھی۔ ان کے سراغہ سردار عبداللہ بن ابی نے ایسی چال چلی جس نے

قیامت ہی برپا کر دی، اسلامی معاشرے کا عضو عضور دے چج آٹھا۔ ساری فہماں گوار ہو گئی اور شکوہ و شبہات کا اندر ہیرا چھا گیا۔ ان خالموں نے سیدہ عائشہ صدیقہؓ پر اس پاک ہستی کو اپنی بہتان تراشی کا ہدف بنایا جن کا تعلق دو جہاں کے والی سے براہ راست تھا، جس کی گرد راہ بھی راہبر و انجاد راہ کے لئے نور افشاں تھی۔ اللہ تعالیٰ نے خانوادہ رسالت کی عظمت و طہارت کی گواہی خود زبان قدرت سے قرآن کی سورہ نور میں دے دی۔ وہ آیات نازل فرمائیں جن سے فتنہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو گیا اور منافقین کو یقین ہو گیا کہ ان کی کوئی چال کوئی حرپ کوئی سازش اسلام کے شجرہ طیبہ کو اکھیر نہیں سکتی۔ اس سورہ میں اللہ نورِ اسلموات والا رض کا نام بڑی اہمیت کا حامل ہے۔

آخر میں سورۃ کے اس وعدہ کا ذکر کیا گیا جو عرش و فرش کے مالک نے ہر اُس قوم سے کیا جو اس ضابطہ حیات کو اپنانے اور ایسا معاشرہ تکمیل دے جس کا تفصیلی خاکہ یہاں پیش کیا گیا اور تاریخ عالم گواہ ہے کہ جب غلامانِ مصطفیٰ نے اسے اپنایا تو اللہ نے یہ وعدہ پورا فرمایا اگر ہم بھی صدق دل اور حسن نیت سے اس وعدہ کو پورا کریں گے تو اللہ کریم بھی اپنا وعدہ یقیناً پورا فرمائے گا۔

تعریف سورۃ الفرقان

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی، اس میں چھ روغ ۷۷ آیات ہیں۔
 اس سورۃ کا نام فرقان ہے جس کا مطلب ہے حق و باطل میں فرق کرنے والا۔ اس سورۃ میں قرآن، رسالت اور توحید اس کے بعد ان میں سے ہر ایک موضوع پر مشرکین نے جو اعتراضات کئے ان کے جوابات ملے اور ان کے شکوک کا ازالہ کیا۔

تعارف سورۃ الشراء

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی پارہ ۱۹ رکوع ۱۱ اور ۲۷ ۲۲ آیات ہیں۔

اس سورۃ کا نام شراء ہے کیونکہ اس کی آیت نمبر ۲۲۳ میں یہ لفظ ذکور ہے۔

اس کا مطلب ہے کسی شاعر کا کلام۔

نبی رووف رحیم ﷺ کے شب و روز مشرکین اور اپنی قوم کو سمجھانے میں گزر رہے ہیں۔ قرآن کریم کی آیات پڑھ پڑھ کر سنائی جا رہی ہیں اور رات کی تاریکی میں بارگاہ خداوندی میں التجا میں ہوئی ہیں۔ یوں دن و رات بسر ہو رہے ہیں لیکن نیجتاً کفار و مشرکین کی ضد اور بت پرستی میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے، جس سے طبیعت اداں رہتی ہے اور خاطر عاطر غم کے بادل چھائے رہتے ہیں۔ اللہ کریم تعالیٰ دیتے ہوئے فرماتے ہیں پیارے کیوں رنجیدہ خاطر اور اداں رہتے ہو۔ آپ نے تبلیغ دین کا فرض احسن طریقے سے نبھایا اگر یہ بد بخت ایمان نہیں لاتے تو یہ ان کی عقل کا قصور ہے۔ آپ کا شفیق دل تو یہ چاہتا ہے کہ سب مومن ہو کر راہ ہدایت پالیں کوئی گمراہ نہ ہو، لیکن اس طرح انسان کو مجبور و بے بس کر کے ہدایت پر گامزن کرنا ہماری حکمت کے بھی خلاف ہے اور شرف انسانی بھی اس کا تقاضہ نہیں کرتا۔ □

اس کے بعد سات جلیل القدر انبیاء کا ذکر بڑی شرح و بسط سے فرمایا گیا، آخری رکوع میں بتا دیا کہ جس قرآن کو یہ ماننے سے انکار کر رہے ہیں کان کھول کر سن لیں یہ وہ کلام ہے جسے رب العالمین نے پہلے نبی پاک ﷺ کے قلب پاک پر نازل کیا وہ نظیر للعالمین ہے اور ان کا دلیری کے ساتھ یہ کہنا کہ جی یہ قرآن تو کسی شاعر کا کلام ہے یا اسے خود گھر لیا گیا ہے۔ انتہائی حماقت اور بیوقوفی ہے ان کی بد بختنی ہے کہ ان شیاطین کی لا دینی با تین اور

کہاں اس کتاب مقدس کا اعجاز بیان اور حسن و جمال ذرا سوچوان میں کوئی ذرا سی مناسبت بھی ہے۔

تعارف سورۃ النمل

اس سورہ پاک کا نام النمل (چیونٹی) ہے کہ جو لفظ آیت نمبر ۱۸ میں مذکور ہے اس کی ۹۳ آیات اور سات رکوع ہیں اور مکہ مکرمہ میں نزول ہوئی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت سلیمان علیہ السلام ہستے کی بولیاں سکھادیں۔ ہوا یوں کہ ایک دن آپ چیونٹیوں کی وادی سے گزرے تو ایک چیونٹی کہنے لگی اے چیونٹیو جلدی اپنے بلوں میں گھس جاؤ۔ کہیں سلیمان کا لشکر تمہیں کچل ہی نہ دے اور انہیں معلوم ہی نہ ہو کہ تم پر کیا گزری ہے۔ یہ سن کر سلیمان علیہ السلام ہستے ہوئے مسکرائے اس چیونٹی کی بات بھلی لگی۔ عرض کرنے لگے میرے مالک مجھے توفیق بخش کہ میں تیرا لشکر کروں اس نعمت عظیمی پر جو تو نے مجھے اور میرے والدین پر فرمائی اور مجھے توفیق دے کہ میں تیرے پسندیدہ کام کروں اور شامل کر لے مجھے اپنی رحمت کے باعث اپنے بندوں میں جو نیک و صالح ہوں آیت نمبر ۱۹ میں یہ دعا یاد کر لیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم پر لشکر کے ساتھ ساتھ اپنے پسندیدہ محبوب کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔

تعارف سورۃ القصص

اس سورہ مبارکہ کا نام القصص ہے رکوع ۹ آیات ۸۸ میں کلی زندگی کے درمیانی عہد میں نازل ہوئی۔ القصص کا مطلب ہے قصہ بیان کرنا۔

اس سورہ میں موئی علیہ السلام اور قارون کے پاس جو دولت ہے اس کا بیان کیا گیا کہ قارون کے پاس جو دولت و سیم زر ہے اس کا شمار آسان نہیں صرف اس کی دولت کا

اندازہ اس سے لگائیے کہ اس کے خزانوں کی چاپیاں اونٹ اٹھاتے ہیں تو مند جماعت بھی اٹھا نہیں سکتی۔ دولت کی اس ریل پیل کے باوجود اتنا سخت کنجوس اور سینہ اتنا تنگ ہے کہ اگر اللہ کے پیارے کلیم موی غلیظ نصیحت کرتے ہیں کہ احسن کیا احسن الیک نورہ اسے خاطر میں لانے کے لئے تیار نہیں بلکہ بڑی بے حیائی سے اپنے رزق دینے والے کی کرم گستربی کا انکار کر لیتا ہے اور بر ملا کہتا ہے کہ یہ دولت و سیم ذر کے انبار جو میرے پاس ہیں مجھے خدا نے نہیں دیئے بلکہ یہ سب تو میری ذہانت و فطانت معاملہ نہیں اور کار و باری ثمر کا نتیجہ ہے۔

آج آپ کو بھی سوچنا ہو گا کہ آپ کا شمار کہیں قارون جیسے لوگوں میں تو نہیں جنہیں رب مالا مال کر دے خزانوں کے انبار دے دے اور وہ شرف انسانی کی قبا کوتار تار کر رہے ہوں۔ انسانیت سکتی ہو، یتیم بچے اور بچیاں بلکہ ہوں بیوہ عورتیں آشیانے کو ترستی ہوں۔ عید کی خوشیاں حاصل کرنے کے لئے نظریں اہل ثروت کے دروازے پر لگی ہوں اور انہیں خبر ہی نہ ہو اپنی دنیا میں مست ہو کہ کہہ رہے ہوں یہ سب کچھ تو ہمارے پھول کی اور خاوندوں کی محنتوں کا نتیجہ ہے۔ خدار آج ہی اگر کچھ ایسا ہے تو توبہ کر لو ورنہ اہل ثروت کی کنجوسی اور اللہ کی راہ میں نہ خرچ کرنے کی عادت انہیں زیر و زبر کر دے گی قیامت کے دن ان کی دولت عذاب کی صورت میں سامنے آئے گی کہیں آپ بھی اس دن ان سختیوں میں شامل نہ ہو جائیں۔

تعارف سورۃ العنكبوت

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس کے لئے رکوع ۶۹ آیات ہیں۔

اس سورۃ کا نام العنكبوت معنی مکڑی اس لئے رکھا گیا کہ کفار کہ کو اپنے مٹی کے بنائے ہوئے جسموں، مورتیوں اور ان جیسے بے شمار خداوں پر گھمنڈ تھا وہ کہتے تھے

کہ ہمارے اتنے خداوں کی موجودگی میں ہمیں ایک خدا سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں جو محمد ﷺ کا خدا ہے۔ اس کے علاوہ دولت کی ریل پیل ان کے پاس تھی۔ وہ کعبہ کے خدمت گزار بھی تھے۔ سب قبائل کے دل میں اللہ نے ان کی عزت بھی ڈال دی تھی۔ شجاعت و مرادگی اور جنگی مہارت میں بھی ان کا کوئی جواب نہ تھا۔ ان حالات کے پیش نظر انہیں اپنے مستقبل کی کوئی فکر ہی نہ تھی۔

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب ﷺ کو فرماتے ہیں کہ اے حبیب ان کے سارے آسرے اور سہارے ایک مکڑی کے جالے کی مانند ہیں آیت نمبر ۳۰ میں اللہ فرماتا ہے۔ ان اوہن البيوت العکبوت اور تمام گھروں میں کمزور ترین گھر مکڑی کا ہے۔ جو ایسے کمزور اور بودے گھر میں بستا ہو۔ پھر تھر خدامندی کی بجلیوں کو دعوت دے رہا ہوا سے زیادہ بھی کوئی احمد ہو سکتا ہے؟ ہرگز ہیں۔

تعارف سورۃ الروم

مکرمہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس میں چھ روایہ اور ۱۲۰ آیات ہیں اس سورۃ میں نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کا ذکر فرمایا گیا جو آپ ﷺ نے کی غیب کی آنکھ دیکھ رہی تھی فرمایا روی ضرور غالب آجیں گے اور ایسا ہی ہوا اللہ! کیا شان رکھتی ہیں حبیب خدائے کبریا کی آنکھیں جن میں سارا جہان سٹ کر آگیا اس سورۃ روم میں بھی اللہ تعالیٰ نے رومیوں کے غلبہ اور مسلمانوں کی فتح یابی و مسرت و شادمانی کی جو خبر دی تھی وہ جنگ بدر میں پوری ہوئی اور دس سال کے کم عرصہ میں رومیوں کو بھی غلبہ حاصل ہو گیا۔

تعارف سورۃ لقمان

مکرمہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس کے ۳۲ روایہ اور ۳۳ آیات ہیں۔

اس سورہ میں حضرت لقمان علیہ السلام کا ذکر کیا گیا جو نبی علیہ السلام کے فرمان کے مطابق نبی نہیں تھے۔ بلکہ بہت بڑے طبیب اور غور و فکر کے خواجہ اور یقین کی دولت سے مالا مال تھے اللہ سے نہایت محبت کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے بھی ان سے محبت کی اور انہیں حکمت کی دولت سے مالا مال کیا۔

اس سورہ میں آپ نے اپنے فرزند پہلے بیٹے کو اللہ کی عطا کی ہوئی حکمت کی دولت سے چند سچے موتنی جو عطا کئے انکا ذکر قرآن کریم میں ہو رہا ہے اور اس کے ذکر کی وجہ سے ہی اس سورہ کا نام لقمان رکھا گیا۔

سب سے پہلے آپ نے اپنے بیٹے کو فرمایا کہ شرک جیسی آلودگی سے اپنا دامن پاک رکھنا اللہ ایک ہے اس کی عبادت کرو کوئی اور لاکن پرستش نہیں ہے۔ اس پر بھروسہ رکھتے ہوئے مانگتے رہو ضرور ایک نہ ایک دن اس کی رحمت کے دروازے کھلیں گے اور دعاوں کی قبولیت کی فوائد ملے گی۔

اس کے بعد اپنے والدین کی اطاعت کرو ان کی رضا میں ہی رب کی رضا ہے ان کا شکر بجا لاؤ لیکن خبردار اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری میں ماں باپ کی محبت آڑے نہ آئے۔ پہلے اپنے پروردگار کی مانو پھر اپنے والدین کی اطاعت رب کی اطاعت کے ساتھ کرو تو کامیابیاں تمہارا مقدار ہوں گی پھر فرمایا اے میرے بیٹے یقین رکھو اللہ سے کچھ بھی چھپا ہو انہیں رائی کے دانے کے برابر بھی کچھ آسمان میں یا زمین میں ہو تو رب اے بھی لے آئے گا کیونکہ وہ بڑا باریک ہیں ہر چیز سے باخبر ہے۔

پھر فرمایا نماز قائم کرو اور نیکی کا حکم اور برائی سے روکتے رہو اور ہر مصیبت میں صبر کرو یہ بڑی ہمت کے کاموں میں سے ہے۔

اور اپنے گال پھلا کر لوگوں سے بات نہ کرو اور نہ زمین پر اکڑ کر چلو بلکہ عاجز بنہے بن کر رہو اور اپنی چال بھی درمیانی رکھو۔ پھر فرمایا بولنے میں اس بات کا خیال

رکھو کہ آواز دھیمی ہو جلد جلد بولنا اللہ کو پسند نہیں اور رب ناپسندیدہ آوازوں میں گدھے کی تیج تیج کر آواز ہے جو چیختا ہے۔

تعارف سورۃ السجدة

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اس کی تیس (۳۰) آیات اور تین رکوع ہیں۔

سورۃ کا نام سجدہ اس لئے رکھا گیا کہ نبی ﷺ کفار و مشرکین کو ہمیشہ تین باتوں کی تلقین کرتے۔ (۱) خدا ایک ہے صرف اس کی پوجا کرو اس کے ساتھ شریک نہ کرو (۲) جو قرآن میں تمیں پڑھ کے سنتا ہوں وہی اللہ کی سچی کتاب ہے اور اس نے تمہاری ہدایت کے لئے مجھ پر نازل کی ہے۔ (۳) مرنے کے بعد قیامت کے دن تمہیں بھلا یا نہیں جائے گا بلکہ تمہارے ہر اچھے اور بُرے عمل کی بار پر س ہو گی اور سزا و جزا بھی دی جائے گی ان کفار مکہ کو ان تین باتوں سے چڑھی وہ نہ مانتے اور نہ ہی رب کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہوتے اللہ کریم نے فرمادیا پیارے انہیں چھوڑ دے ان کے حال پر ان کی اصلاح کے لئے خواہ خواہ اپنے آپ کو ہلکا نہ کرو یہ آپ کی دعوت کو قبول کرنے اور سجدہ کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ ہمارے بندے ایمان والے تو وہ ہیں کہ جب انہیں دعوت دی جاتی ہے تو سجدہ کرتے ہیں۔ یہ بد بخخت تو ایمان ہی نہیں لائے تو سجدہ کیونکر کریں گے۔

تعارف سورۃ الاحزاب

مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی ۹ رکوع اور ۳۷ آیات ہیں پارہ ۲۱

اس سورۃ پاک کا نام الاحزاب ہے جو اس سورۃ کی آیت نمبر ۲۰ میں مذکور ہے نیز اس میں غزوہ احزاب کا تفصیلی ذکر ہے جو نتائج کے اعتبار سے ایک فیصلہ کن جنگ تھی اسی لئے اس سورۃ کو اسی نام سے معنوں کیا گیا۔

مضامین:

اس سورۃ مبارکہ میں تاریخ اسلام کے اہم مضامین اہم واقعات بیان کئے گئے ہیں حضور ﷺ کی خانگی زندگی کے کئی گوشوں کو آشکار کیا گیا ازدواج مطہرات اور خاندان رسالت کو خصوصی ہدایت و ارشادات فرمائے گئے مسلم معاشرہ میں مردو زن کے آزادانہ اختلاط کو روکا گیا۔ پرده کے نظام کو بروئے کار لانے کے لئے ابتدائی ہدایات دی گئیں۔ حضور سرور کائنات ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا اعلان فرمادیا گیا۔ ان تمام امور نے اس سورۃ کو بڑی اہمیت بخش دی۔

آغاز:

اس سورۃ کے آغاز میں عهد جاہلیت کی رسم و عادات پر ضرب کاری لگائی گئی اور ان کی دور سموں کا یہاں قلع قلع کر دیا گیا۔ پہلی اس وقت یہ رواج تھا کہ اگر کوئی اپنا بیوی کو ماں کہہ دیتا تو ہمیشہ اس پر حرام سمجھی جاتی یہ بالکل لغوبات تھی زبان بہلانے سے بیوی ماں نہیں بن جاتی اس لئے اس رسم کو باطل قرار دے دیا لیکن بیوی کو ماں کہنا انتہائی بد تیزی اور پر لے درجے کی حماقت ہے۔ اس لئے اس بات سے سختی سے روکا سمجھی گیا اور کفارہ ادا کرنا بھی لازم قرار دیا گیا۔

دوسری بڑی رسم یہ تھی کہ جب کوئی کسی کو اپنا متنبی (لے پاک) بیٹا بنالیتا تو وہ ہر لحاظ سے اس کا حقیقی بیٹا شمار ہوتا۔ وراشت میں حصے دار بن کر دوسرے اصل وارثوں کو جائیداد سے محروم کر دیتا۔ اس طرح گھر والوں کے ساتھ آزادانہ اختلاط حقیقی بیٹے کی طرح اپناتا جس سے کئی اخلاقی قباحتیں جنم لینے لگیں۔ ضروری تھا کہ اس قبیح رسم کی شفعت کرنی کر دی جاتی اس لئے اللہ کے حکم سے حضور ﷺ نے اپنے لے پاک بیٹے زید کی طلاق یافتہ بیوی حضرت زینب بنت علیؑ سے شادی کر کے اس بڑی رسم کا خاتمه کر دیا

اگرچہ بدفطرت لوگوں نے طوفان بدتمیزی برپا کیا لیکن آنحضرت ﷺ کی آفتاب سے تابندہ ترزندگی اور سیرت کے سامنے وہ فتنہ اپنی موت آپ مر گیا۔

اس سورۃ میں نبی علیہ السلام کی گھروالیوں کو حکم دیا جا رہا ہے کہ اگر تمہیں دنیا کی آسائشیں لذتیں عزیز ہیں تو پھر تم اللہ کے محظوظ رسول کے گھر کی زینت نہیں بن سکتیں یہ اعلان سنتے ہی ازدواج مطہرات کے بیویوں سے یہ کلمات جاری ہو گئے کہ

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال

جھٹکیاں کھائیں کھاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

ان تمام امور کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محظوظ علیہ السلام کو جن خصوصی انعامات، عظیم احسانات سے سرفراز فرمایا ان کا دل فریب انداز میں ذکر فرمادیا تاکہ جن و انس بلکہ ساری کائنات کو پتہ چل جائے کہ وہ جستی جو قرآن کریم جیسی عظیم البرکت کتاب لے کر تشریف لائی جو اسلام جیسے دین فطرت کی والی بن کر آئی اس کی شان اپنے سچجنے والے کی بارگاہ میں کیا ہے تاکہ کوئی کندڑ ہن کی تاویل سے اللہ کے محظوظ کی شان کا انکار نہ کر سکے۔ تفصیل کے لئے قبلہ حضرت صاحب کا رسالہ ”شان محظوظی کے پھول“، مطالعہ کریں۔

فرمایا وہ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ اور سراج منیر ہے۔ اس سراج منیر کے افق پر طوع ہونے کے بعد چراغوں، ستاروں اور چاند کی روشنی کی ضرورت نہ رہی اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ نیز فرمایا میرا محظوظ سب صداقتوں کی سچائی کا گواہ ہے۔ اس کا وجود، اس کی صفات، اس کے اقوال، اس کے اعمال، اس کے سارے احوال اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والے ہیں۔ یہ سراج منیر بن کر تشریف لایا ہے پھر فرمایا میں اور میرے فرشتے اس نبی پر درود پڑھ کر اس کی شناء کر رہے ہیں، اے ایمان والوں تم بھی میرے محظوظ رسول پر قائد انسانیت پر، اس آفتاب عالم تاب پر درود وسلام بھیجو۔

مقام مصطفیٰ کیا ہے خدا جانے نبی جانے۔ درود پاک کی برکات کے لئے آب کو شر کا محبت سے مطالعہ کریں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا أَزْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا^{۱۵۰}
 ”اے نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیشک ہم ہی نے آپ کو شاہد بنایا کہ بھیجا ہے اور خوشخبری دیتے والا اور ڈرانے والا بھی۔“ (سورۃ الاحزاب: ۲۵)

تعارف سورۃ سباء

سورۃ کا نام سباء ہے۔ رکوع ۵۳ آیات ہیں۔

یہ لفظ آیت نمبر ۱۵ میں موجود ہے۔ سباء بنتی کا ذکر اس سورۃ میں اس طرح کیا گیا کہ اس بنتی کے رہنے والے بڑی خوشحال زندگی بسر کر رہے تھے۔ سر بیز و شاداب با غم، لہلہتے ہوئے کھیت اور ان میں روائی نہروں نے اس بنتی کو باعث رشک فردوس بنایا تھا، لیکن جب وہ اپنے رب غفور کو بھول گئے نفس پروری اور شیطان کی چیزوں اختیار کر لی تو ہر چیز ملیا میٹ کر دی گئی اس واقعے کا بڑے دلشیں پیرائے میں ذکر کر کے نافرمانی اور سرکشی کرنے والوں کو یہ سمجھایا کہ انکا انجام بڑا عبرتناک ہو گا۔

تعارف سورۃ یسین

اس سورۃ مبارکہ کا نام یسین ہے۔ اس کے پانچ رکوع اور ۸۳ آیات ہیں۔ ترمذی کی حدیث شریف ہے کہ ہر چیز کے لئے قلب ہے اور قرآن کا قلب یسین ہے۔ ابو داؤد شریف کی حدیث میں ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اموات یعنی مرنے والوں پر یسین پڑھو۔

اسلام کی روز بروز ترقی سے مشرکین گھبرا گئے تھے کیونکہ اسلامی دعوت تیزی سے سعادت مندر وحوں کو اپنی طرف کھینچنے لگی تھی بہر حال نبی ﷺ کو حکم خداوندی ہوا

کہ اسلامی دعوت کے تین بنیادی اصولوں کو بتا کر ایمان لانے کی دعوت دیجئے یعنی توحید، رسالت اور قیامت چونکہ مدت دراز سے سرز میں عرب نور نبوت سے محروم چلی آرہی تھی صدیاں بیت گئی تھیں لیکن اس علاقے میں کوئی نبی نہیں آیا تھا، اس لئے انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے انکار کر دیا۔ انہیں غفلت سے بیدار کرنے کے لئے ایک تباہ شدہ بستی کا حال سنایا جا رہا ہے کہ اسی بستی کے رہنے والوں نے اپنے نبی کو جھٹلا یا تو وہ ہلاک و بر باد ہو گئے تم ان کی روشن اختیار نہ کرنا و گرنہ تمہارا انجام بھی انہی جیسا ہو گا۔

اس سورہ میں بندہ مومن کا ذکر بھی کیا گیا وہ حبیب بن نجاح جس کی قوت ایمانی اور جذبہ فروشی آج بھی ہمارے مردہ والوں کوئی زندگی بخش رہی ہے۔

اس کے بعد اپنی قدرت و حکمت اور توحید کے تکوینی دلائل پیش فرمائے اور پوچھاڑ رہتا تو بخیر زمین پر کون مینہ برساتا ہے کس کے حکم سے غذا ای اجتناس اور رنگ بر نگے پھول بکثرت پیدا ہوتے ہیں چاند و سورج کے طلوع و غروب اور اپنے اپنے وقت پر انکا آنا اس طرف متوجہ کیا گیا پھر پوچھا گیا کہ بھاری و بھر کم کشتیاں کس کے حکم سے سامان اور مسافروں کو اٹھائے سمندروں میں ایک ملک سے دوسرے ملک لے جا رہی ہیں۔

انسان جس کی تخلیق ایک قطرہ آب سے کی گئی وہ کس ڈھنٹائی ہے قیامت کا انکار کر رہا ہے۔ وہ پوچھتا ہے مرنے کے بعد ان بوسیدہ بڑیوں کو کون زندہ کرے گا اے حبیب پیارے فرمادیجے جس نے تمہیں پہلے زندگی بخشی تھی وہی ذات قیامت کے روز تمہیں قبروں سے زندہ کر کے اٹھائے گی اور جواب دہی کے لئے اپنی عدالت میں پیش کرے گی۔

اس سورہ میں دو چیزیں اصل توجہ کی مستحق ہیں آیت نمبر ۷۳ میں سرمایہ دارانہ

ذہنیت کو بے نقاب کر دیا کہ جب ان سرمایہ داروں کو حکم دیا جاتا ہے کہ اپنے ضرورت مند بھائیوں کی مدد کرو تو ڈھٹائی سے کہہ دیتے ہیں جنہیں رب نے رزق نہیں دیا ہم کون ہوتے ہیں انہیں دینے والے، ان کی ضرورتوں کو پورا کرنے والے ورحقیقت ان کا یہ جواب محض اپنی کنجوئی اور بخل پر پرده ڈالنے کی بھونڈی کوشش ہے۔ دولت کے لامچ میں تمام حدود کو روندتے چلے جاتے ہیں۔ انہیں بھلا ایسی بات کہنے کا حق کس نے دیا ہے۔ انہیں صرف دولت سے اتنی محبت ہے کہ وہ اس سے بچھڑنا ہی نہیں چاہتے اور کسی محروم کی محرومی پر اور یتیم اور بیوہ کی حالت زار کو دیکھ کر انہیں ذرہ براہر ترس نہیں آتا یہ احسان فراموش لوگ ہیں جس طرح انہوں نے اللہ کے فرمان کو فراموش کر دیا اللہ کی ضرورت مند مخلوق کی مدد نہ کر کے انہیں بھلا دیا قیامت کے دن انہیں بھی بھلا دیا جائے گا۔

تعارف سورۃ الصافات

یہ سورۃ مکرمہ میں نازل ہوئی ۵ رکوع آیات ہیں یہ لفظ سورۃ کی پہلی آیت میں ہے۔ اکثر علماء تفسیر نے الصافات کا معنی صفیں باندھ کر کھڑے ہونے والے کیا ہے اور بعض علماء کرام نے یہ مفہوم بنایا ہے کہ پر پھیلا کر اللہ کے حکم کے منتظر کھڑے ہونے والے فرشتے کہ جب حکم خداوندی ہو تو پر پھیلانے میں بھی دیرنة لگے۔

تعارف سورۃ ص

اس سورۃ کا نام پہلی آیت میں مذکورہ ہے۔ اس کے پانچ رکوع اور ۸۸ آیات ہیں جب ابو طالب بیمار ہو گئے قریش آپ کی عیادت کے لئے آئے اتنے میں آقائلہ بھی تشریف لے آئے۔ حضرت ابو طالب سے قریش نے آپ ﷺ کی

شکایت کی یہ ہمارے بتوں کو برا کہتا ہے۔ حضرت ابو طالب نے پوچھا آپ ان سے کس چیز کا مطالبہ کرتے ہیں جواب میں فرمایا صرف اتنا کہہ دیں لا الہ الا اللہ جب اتنا سنا تو غصے سے آگ بگولا ہو گئے اور بہانے بناتے ہوئے چل پڑے تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جن میں ان کے بتوں کی ندمت کی گئی۔

تعارف سورۃ الزمر

۸ رکوع اور ۵۷ آیات ہیں مکہ مکرہ میں نزول ہے۔

زمر کا مطلب ہے دوزخ کی طرف گروہ در گروہ

پہلے قیامت کے احوال کا ذکر ہوا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کو اپنے داہنے دست قدرت میں لپیٹ لے گا پھر جب اسرائیل کو حکم ہو گا صور پھونکا جائے گا تو سب غش کھا کر گر پڑیں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ چاہے گا یہوش نہ ہوں گے پھر زمین اپنے رب کے نور سے جل گا اُنھے گی پھر انبياء اور شہداء اور دوسرا گواہ لائے جائیں گے اور دفتر عمل رکھ دیا جائے گا ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ کیا جائے گا اور رتی بھر بھی ظلم نہیں ہو گا پھر کافروں کو جہنم کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا گروہ گروہ بنا کر تو ان پر جہنم کے دروازے کھول دیئے جائیں گے چونکہ زمر کا مطلب گروہ در گروہ ہے اس لئے اس آیت میں استعمال ہونے والے لفظ کے نام پر ہی سورۃ کا نام رکھا گیا۔

تعارف سورۃ المؤمن

مکہ مکرہ میں نازل ہوئی اس میں ۹ رکوع اور ۵۰ آیات ہیں۔

سورۃ المؤمن کو سورۃ غافر اور سورۃ الطول بھی کہا جاتا ہے۔

اس سورۃ کا نام مؤمن اس لئے رکھا گیا کہ جب فرعون نے اپنے وزیر ہامان

اور دیگر اہم شخصیات جنہیں اُس نے دربار میں بلا یا تھا اُن سے مشورہ کر کے موئی علیہ السلام کو قتل کرنے کے منصوبے کی تائید چاہی تو وہ بولے موئی علیہ السلام کو قتل کر دینا ہی بہتر ہے۔ وگرنہ وہ تمہارے عقائد بگاڑ دے گا اور ملک کے کونہ کونہ میں فتنہ و فساد کی آگ پھیلا دے گا۔ اس وقت ایک قبٹی قوم کا ایک فرد جس نے ابھی تک اپنا ایمان ظاہر نہیں کیا تھا اُنھوں کھڑا ہوا اور اس وقت موئی علیہ السلام کا دفاع کیا اور کہا کیا تم قتل کرنا چاہتے ہو ایک شخص کو صرف اس وجہ سے کہ وہ کہتا ہے میرا پروردگار اللہ تعالیٰ ہے حالانکہ وہ لے آیا ہے تمہارے پاس دلیلیں یہ بیضاء لاٹھی کا سانپ بننا تمہارے رب کی طرف سے۔ اے میری قوم یہ تو بتاؤ آج تو حکومت تمہاری ہے لیکن تمہیں کون بچائے گا اللہ کے عذاب سے جب وہ لے کر آجائے باز آجاو اگر تم نے اپنے نبی سے اس طرح کا سلوک اور بد تیزی کی تو پہلی قوموں کی طرح تم پر بھی عذاب نازل ہو گا۔ جب فرعون نے یہ باتیں سنیں تو لا جواب ہو کر رہ گیا وہ بد بخت کیا جانے کہ جب دل میں نور ایمان بھر جاتا ہے تو بندہ مومن کس طرح رب کی شان بیان کرنے لگتا ہے۔

تعارف حم السجدہ

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ۶ رکوع اور ۵۳ آیات میں متعدد سورتوں کی طرح اس سورة کی ابتداء بھی حم سے ہوئی۔

یہ سورۃ جس میں اللہ تعالیٰ نے سورج اور چاند کا ذکر کیا لیکن ساتھ ہی فرمادیا کہ وہ قابل پرستش نہیں ہیں۔ ان کو مت سجدہ کرو کیونکہ بہت سارے مشرک سورج اور چاند کو خدا مانکر سجدہ کیا کرتے تھے۔ انہیں اس شرک سے باز رہنے کی تائید کی جا رہی ہے اور ساتھ ہی فرمایا جا رہا ہے کہ صرف اور صرف ایک اللہ کو سجدہ کرو جس نے تمہیں پیدا کیا اگر تم واقعی اُس کے پرستار ہو۔

تعارف سورۃ الشوریٰ

پانچ رکوع اور ۵۳ آیات ہیں۔ آیت نمبر ۳۸ میں شوریٰ کا لفظ موجود ہے شوریٰ کا مطلب ہے باہمی مشورہ، اس سورۃ میں اہل ایمان کی خوبیوں اور خصالیں حمیدہ کا بیان کیا گیا ایک خوبی تو ان کی یہ کہ وہ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہیں اور کبیرہ گناہوں اور بے حیائی سے دور رہ کر اپنا دامن پاک رکھتے ہیں جب انہیں تکالیف اور ڈکھ آتے ہیں تو صبر کا دامن تحام لیتے ہیں جب رب کی طرف سے دین کی خدمت کرنے کا بلا دعا آئے تو لبیک کہتے ہیں اور ان کی جس خوبی کا ذکر اس سورۃ میں کیا گیا وہ یہ ہے کہ کوئی بھی مشکل درپیش ہو یا جنگ میں جانے کا ارادہ ہو تو مجلس مشاورت منعقد کرتے ہیں اور آپس میں مشورہ کر کے پھر کام کرتے ہیں۔ حضرت عمر بن الخطابؓ مجلس شوریٰ کا اہتمام کرتے جس میں جلیل القدر صحابہ شرکت کرتے تمام ملکی، سیاسی، جنگی اور قانونی معاملات زیر بحث آتے اور مجلس کے فیصلہ کے مطابق ہی عمل کیا جاتا۔

تعارف سورۃ زخرف

یہ رکوع نواسی (۸۹) آیات ہیں۔ آیت نمبر ۳۵ میں زخرف کا کلمہ استعمال ہوا۔ جس کا مطلب ہے جو گوناں گون نقش و نگار سے آراستہ ہو اس وجہ سے سونے کو بھی زخرف کہتے ہیں کہ یہ بھی زیب و آرائش کا ذریعہ ہے۔

ارشاد ہوتا ہے کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا کہ سارے لوگ گمراہ ہو جائیں گے تو ہم کفار کو اتنی دولت دے دیتے کہ ان کی سیڑھیاں، چھتیں گھر کی دیواریں سب کچھ سونے چاندی کا بنا ہوتا یہ پسندیدہ چیزیں ناپسندیدہ لوگوں کو بھی دے دیتے کیونکہ دنیا اور دنیا دار اللہ کی بارگاہ میں پھر سے بھی زیادہ بہتر ہیں۔

یہ سب کچھ محض چند روزہ دنیا میں کام آنے والا ہے دنیا کی کم مائیکی کا اندازہ

اس حدیث سے کہل بن سعد رض ترمذی ابن ماجد میں روایت کرتے ہیں۔

حضور مسیح صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس دنیا کی قدر و منزلت اللہ کے نزدیک ایک مجھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو ایک گھونٹ پانی بھی نصیب نہ ہوتا۔ جس کو ایمان و قرآن کی دولت مل جائے اس کے سامنے دنیا کے سونے چاندی کی حیثیت ہی کیا ہے۔

تعارف سورۃ الدخان

تین رکوع تساوں یا انٹھ آیات ہیں۔

دخان کا مطلب ہے دھواں اس سورۃ کی آیت نمبر ۱۰ میں اس دھوئیں کا ذکر ہوا کہ اس دن کا انتظار کریں یہ کافر منافق و مشرک جو آپ کے دین کو قبول نہیں کرتے اور طرح طرح کی اذیتیں دیتے ہیں۔ ان کے لئے انتظار ہے اس دن کا جب آسمان پر دھواں ظاہر ہوگا جو لوگوں پر چھا جائے گا اور یہ ان کے لئے دردناک عذاب ہو گا۔

تعارف سورۃ الجاثیۃ

سورۃ کا نام جاثیۃ ہے جو سورۃ کی آیت نمبر ۲۸ میں مذکور ہے اس میں ۳ رکوع اور ۷ آیات ہیں۔

جاثیۃ کے معنی ہیں گھنٹوں کے بل گرا ہوا۔ قیامت کے احوال کا ذکر کیا کہ قیامت کا دن اتنا سخت اور ہولناک ہو گا کہ لوگوں سے سیدھا کھڑا ہونا مشکل ہو جائے گا کیونکہ حساب کا خوف اور باز پرس کی ہیبت بہت سے لوگ وہشت زده ہو جائیں گے، بڑے بڑے سرکش اور مغزور لوگ گھنٹوں کے بل کھڑے ہوں گے۔ ہر گروہ کو اس کے صحیفہ عمل کی طرف بلا یا جائے گا اور اس کے مطابق ان سے باز پرس ہو گی۔

قیامت کا ذکر اور قیامت کے دن مجرموں اور گناہگاروں کی سزا کا ذکر اس

سورۃ میں کیا گیا ہے۔

تعارف سورۃ الاحقاف

مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ۲۳۵ رکوع اور ۳۵ آیات ہیں

احقاف کا لفظ آیت نمبر ۲۱ میں بیان ہوا جس کا مطلب ہے وہ ریگستان جو عمان سے حضرموت کی طرف پھیلا ہوا ہے۔ اس کا کل رقبہ تین لاکھ مریخ میل بتایا جاتا ہے۔ یہی وہ علاقہ ہے جہاں کسی زمانے میں اپنے عہد کی ایک طاقتور قوم آباد تھی جس کی دولت ثروت کے ڈنگے دور دور تک سنائی دیتے تھے۔ جب انہوں نے اپنے نبی کی دعوت کو ٹھکرایا تو عذاب الہی نے ان کا نام و نشان تک باقی رہنے نہ دیا اس علاقے کی بر巴ادی کو دیکھ کر آج اندازہ ہی نہیں لگایا جا سکتا کہ یہ علاقے قوم عاد کا مسکن تھا یہاں کبھی گنجان شہر اور بارونق بستیاں آباد تھیں، یہاں کبھی پھول کھلتے اور بلبیس چچھایا کرتیں، کبھی مشھے پانی کے چشمے افٹے نہریں بھتی تھیں، یہ سب کچھ بیان کرنے کے بعد ارشاد ہوا:

”اے مکہ کے سرکشو! غور کرو کیا تم ایسے عبرتاک انجام کے لئے تیار ہو۔“

احقاف کے مقام پر ہود علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا ایک اللہ کی عبادت کرنے کا حکم دیا لیکن وہ بدجنت غصے سے لال پیلے ہو گئے اور بے دردی سے اپنے نبی کی دعوت کو ٹھکرایا۔

تعارف سورۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اس سورۃ مبارکہ کے دونام مشہور ہیں۔ سورۃ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور سورۃ القتال۔

اس میں ۲۳۸ آیات ہیں۔

اس سورۃ میں اسلام اور کفر کے مابین جنگ کا تذکرہ اور اس کے احکام بیان

کئے گئے اس سورۃ کی دوسری آیت میں نبی ﷺ کا ذاتی نام مبارک آیا اسی لئے سورۃ کا نام بھی اسی نام سے رکھا گیا۔ ارشاد ہوتا ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے اور ایمان لائے جو اتنا را گیا رسول معظم محمد مصطفیٰ ﷺ پر حق ہے ان کے رب کی طرف سے اللہ تعالیٰ نے دور کر دیں ان سے ان کی برائیاں اور سنوار دیا ان کے حالات کو۔

زمانہ نزول:

جب مک کی سرز میں کفار کے ظلم و ستم سے جنگ ہوئی تو ایمان والے اپنا ایمان بچانے کے لئے دولت و ثروت، مگر یار چھوڑ کر مدینہ طیبہ آگئے انہیں دولت و ثروت چھوڑنے کا ذکر نہیں تھا کیونکہ دامنِ مصطفیٰ ان کے ہاتھوں میں تھا ایمان والے سمجھتے تھے کہ یہاں مدینہ میں آکر دعوت دین کا کام احسن طریقے سے کر سکیں گے، لیکن یہاں بھی کافروں نے چین نہ لینے دیا بڑے بڑے ظلم کے بازار گرم کئے تکلیفیں دیں لیکن نبی ﷺ کے جانشیروں نے تیرہ سال صبر کیا آخر سورۃ الحج کی آیت نمبر ۳۹ میں کفار سے جنگ کرنے کی اجازت دی گئی اس میں بھی کفار سے جنگ کرنے کا ذکر ہے اس لئے اس کا دوسرا نام قتال رکھا گیا اسلام کے جانباز اور غیور سپاہیوں کو آیت ۳۵ میں جنگ میں ثابت قدمی کا حکم دیا گیا آخر میں مالِ جہاد کی ترغیب بھی دلائی کہ اگر اسلام کو تمہارے مال کی ضرورت پڑے تو بڑی دریا دلی سے پیش کرنا اگر تم نے مال خرچ کرنے میں بخل سے کام لیا تو اس سے اللہ تعالیٰ کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا، البتہ تمہارا ستیا ناس ہو جائے گا تمہاری جگہ عزت کسی اور کو بخش دی جائے گی پھر تم ہاتھ ملتے رہ جاؤ گے۔ اللہ کے دین کا علم تو ہر اتار ہے گا اگر کوئی قوم اس کو بوجھ سمجھے گی تو دوسری قوم خوشی سے یہ خدمت بجالانے کے لئے اپنے آپ کو پیش کر دے گی۔

تعارف سورۃ الفتح

یہ سورۃ مبارکہ الفتح کے نام سے موسوم ہے جو پہلی آیت میں موجود ہے۔ اس کے ۱۲ رکوع اور ۲۹ آیات ہیں یہ سورۃ اس وقت نازل ہوئی جب ہادی دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے مقام پر مشرکین مکہ سے صلح کا معاہدہ کرنے کے بعد مدینہ طیبہ تشریف لے جا رہے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے یقیناً ہم نے آپ کو شاندار فتح عطا فرمائی کیونکہ صلح حدیبیہ ایک شاندار فتح تھی اس کی دلیل یہ ہے کہ اس موقع پر صرف چودہ سو صحابہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے صلح کے بعد لوگوں نے آنا جانا شروع کر دیا۔ اس طرح انہیں اللہ تعالیٰ کے دین کے بارے میں جاننے اور سننے کے موقع میراۓ جس نے اسلام لانے کا ارادہ کیا وہ بآسانی اسلام لے آیا صرف دو سال کے عرصہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فتح کرنے کے لئے جب تشریف لائے تو وہ ہزار جانباز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔

تعارف سورۃ الحجرات

یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس کی اخبارہ آیات اور درکوع ہیں۔ حجرات کا معنی ہے حجرے۔ ہوا یوں کہ بنی تمیم کا ایک وفد مدینہ طیبہ میں شرف باریابی کے لئے حاضر ہوا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت گھر جا چکے تھے وفد نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کا انتظار نہ کیا اور حجرے کے باہر کھڑے ہو کر آوازیں دینے لگے باہر آئیے باہر آئیے۔ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند نہ آئی اور یہ آیت نازل ہوئی۔ جس میں ان کو تنبیہ کی گئی کہ خبردار میرے نبی کی بارگاہ میں اپنی آوازوں کو بلند نہ کرنا و گرنہ عمر بھر کے اعمال صالحہ نیست و نایود ہو جائیں گے۔ میرا پیارا محبوب آرام فرماء ہو تو باہر کھڑے ہو کر آوازیں مت دو، بلکہ خاموشی سے انتظار کرو۔ جس وقت حضور تشریف لائیں اس وقت اپنی مصروفیات پیش کرو مختلف طریقوں سے بارگاہ مصطفیٰ علیہ السلام کا ادب و احترام کا نقش لوح دل پر ثبت فرماء

کرتا دیا کہ بھولے سے بھی کوئی مومن یہ گستاخی نہ کر پسندے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ
النَّبِيٍّ وَلَا تُجْهِرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ ۗ كَجَهِرٍ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ
تَجْهِطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ۚ (سورہ الجرأت: ۲)

”اے ایمان والو! اپنی آوازیں حضور نبی اکرم ﷺ کی آواز سے اوپنجی نہ ہونے دیا کرو اور حضور ﷺ یوں اوپنجے اونچے بات نہ کیا کرو وہ جیسے آپس میں ایک دوسرے سے گفتگو کیا کرتے ہو اگر تم نے ایسا کیا تو تمہارے تمام کے تمام اعمال پیکار کر دیئے جائیں گے۔ اور تمہیں اس کا شعور بھی نہیں ہو گا۔“

حضور ﷺ کے صحابہ میں صراحةً اس کا اعلان کر دیا کہ ہم نے ایمان کو ان کا محبوب بنادیا ہے اور ان کی آنکھوں میں یوں آراستہ کر دیا ہے کہ وہ اسے چھوڑ کر غیر کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ اس لئے اے لوگوں کے ایمان میں شک کرنا اور ان کے دامن عمل پر کچھ اچھانا بدبنختی اور محرومی کی انتہا ہے۔

□ انسانی معاشرے میں تعلقات کشیدہ ہو جائیں اہل ایمان کے دو گروہ اپس میں وست و گریبان ہو جائیں تو دوسرے مسلمان خاموش تماشاٹی نہ بنے رہیں بلکہ آگے بڑھیں اور ان کے درمیان صلح کروادیں اللہ تعالیٰ کو صلح کروانا بہت پسند ہے۔

□ اللہ تعالیٰ اسلامی معاشرے کو سخت مند بنادیکر ترقی کی راہوں پر گامزن دیکھنا چاہتا ہے۔ اس لئے ان تمام باتوں سے روک دیا جو دل میں نفرت، حقارت، حسد اور عداوت کی قسم ریزی کرتی ہیں۔ ایک دوسرے کا مذاق اڑانا، ایک دوسرے کی عیب جوئی اور نکتہ چینی کرنا چھٹلی کھانا ایک دوسرے کو برے

القبات سے یاد کرنا وغیرہ یہ سب باتیں ایسی ہیں جن سے دل ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگتے ہیں اس لئے اس سورۃ میں مسلمانوں کو ان چیزوں سے دور رہنے کا حکم دیا۔

آیت نمبر ۱۱ میں ان تمام باطل امتیازات کا قلع قلع کر دیا جو انسانی معاشرے کو ریگ نسل، زبان و دولت کی بنیادوں پر متحارب گروہوں میں تقسیم کر دیتے ہیں۔ انہیں بتا دیا کہ سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ تمہاری قدر و منزلت کا معیار دولت، حکومت نہیں بلکہ تمہارا تقویٰ ہے۔ جو جتنا پڑھیز گار ہے اللہ کی جانب میں اتنا ہی بلند مرتبہ ہے۔ آخر میں بتا دیا کہ اہل ایمان اللہ تعالیٰ کے راستے میں مال و جان سے جہاد کرتے ہیں تو اسلام پر کوئی احسان نہیں کرتے بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان کیا کہ اس نے انہیں دین حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

تعارف سورۃ قمر

تین روکوں ۳۳ آیات ہیں کی ہے اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قاف قسم ہے، قرآن مجید کی کہ میرا رسول سچا ہے یہ کافر جیران ہیں کہ ان کے پاس ایسا رسول آیا، جو انہیں میں سے ہے کوئی فرشتہ یا جن رسول کیوں نہیں بنا تو بتایا گیا ہے کہ فرشتہ و جن کو دیکھنے کی تاب تمہارے اندر نہ تھی اسی لئے اللہ نے ایک انسان کو اپنارسول بنایا۔

تعارف سورۃ الذاریات

تین روکوں ۲۰ آیات ہیں مکہ مکرم میں نازل ہوئی الذاریات کا مطلب ہے ان ہواوں کی قسم جو اکھیر نے والی ہیں۔ ایک دن قیامت ضرور آ کر رہے گی تم جتنا مرضی انکار کر لو اور جتنے چاہو مضبوط قلعوں میں چھپ جاؤ لیکن موت تمہیں وہاں سے بھی نکال لائے گی اور قیامت کے دن تمہارا حساب کتاب بھی ہو گا۔

تعارف سورۃ طور

مکی ہے دو رکوع اور ۲۹ آیات ہیں طور وہ پھاڑ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا اس پھاڑ کی قسم کھا کر اللہ فرمرا رہا ہے کہ عذاب واقع ہو کر رہے گا ان کافر و منافقوں پر اور اس کو کوئی ثانیے والا نہیں وہ دن ایسا ہو گا جب آسمان تھر تھرا رہا ہو گا زمین کو سکنے کی طرح دپک رہی ہو گی پھاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں گے اور جو محض فضول باتوں میں لگے رہے دنیا میں کوئی عبادت و ریاضت نہ کی قیامت کے دن انہیں دھکے دے کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور کہا جائے گا جو آگ تم جھٹلاتے تھے یہ وہی آگ ہے اسے خوب تاپو۔

تعارف سورۃ النجم

مکی ہے تین رکوع ۶۲ آیات ہیں النجم سے مراد حضرت امام جعفر بن ابی طالبؑ کا قول ہے نبی ﷺ کی ذات ہے اللہ فرماتا ہے مجھے اس حکمتے دلکتے ستارے کی قسم جو سوراج سے واپس زمین پر آیا میرا نبی بہکا ہوا نہیں ہے وہ تو بہکوں کو سیدھی راہ پر چلانے کے لئے آیا ہے میرا نبی توحید کی دعوت دیتا ہے تو تم کہتے ہو بہک گیا ہے اس کا عقیدہ خراب ہو گیا ہے۔ خبردار ایسی بات بھی زبان پر مرت لانا ان کی ہدایت میں ذرہ برابر شک نہیں۔ تفصیل درکار ہو تو مطالعہ کجھے قبلہ پابا حضور کی کتاب ”بے ادبی“ کا وہاں۔

تعارف سورۃ القمر

یہ مکی ہے تین رکوع اور ۵۵ آیات ہیں۔

قيامت قریب آگئی اور چاند شق ہو گیا یا تو اس کا یہ مطلب مفسرین نے بیان کیا کہ اب بالکل قیامت قریب ہے جیسے سورج غروب ہونے کا وقت آتا ہے تو رات

قریب آجاتی ہے۔ اسی طرح زندگی کا سورج غروب ہونے والا ہے اور رات زندگی کی آنے والی ہے۔ اس میں نبی ﷺ کا م مجرہ بھی بیان کیا گیا کہ آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کر کے دکھادیا۔

تعارف سورۃ الرحمن

مدنی ہے تین روئے چھتر آیات ہیں۔

اس سورۃ کا نام عروض القرآن بھی ہے۔ اس مبارک سورۃ میں اسمائے الحسنی میں سے ایک خوبصورت نام الرحمن استعمال کیا گیا الرحمن نے اپنے حبیب کو قرآن سکھایا انسان کو کامل پیدا کیا نیز اسے قرآن کا بیان سکھایا اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی بے شمار عنایات کا ذکر کر کے پوچھا بتاؤ تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھلاوے گے۔

تعارف سورۃ الواقعہ

مکنی ہے تین روئے ۹۶ آیات ہیں۔

اس سورۃ میں قیامت کے واقعہ ہونے کا ذکر کیا گیا کہ جب قیامت آئے گی تو کوئی اُس کو جھلانہیں سکے گا۔

تعارف سورۃ الحمد

مدنی ہے ۳۲ روئے اور ۲۹ آیات ہیں۔

اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ کی شان و عظمت کا بیان ہوا کہ وہ رب کتنی عظمت و شان والا ہے۔ جس نے تمہارے لئے ہر چیز کو پیدا کیا، کپڑوں اور غذاؤں پھلوں کے ساتھ ساتھ لوہے کو بھی پیدا کیا جس میں بڑی قوت اور طرح طرح کے دوسرے فائدے بھی ہیں۔

تعارف سورۃ المجادلة

پارہ ۲۸ تین رکوع اور ۲۲ آیات، مدنی ہے۔

پہلے اپنی ماں کی طرح اگر بیوی کو بنادیا جاتا کہ تیری پشت مجھ پر میری ماں کی طرح ہے تو اس قول سے نکاح ٹوٹ جاتا۔ حضرت اوس بن ثابت نے اپنی بیوی خولہ بنت عبد اللہ سے ناراض ہو کر یہ کلمہ کہہ دیا آپ کی بیوی دربار رسالت میں آکر شکایت و مشکوہ کرتی ہے جاؤں تو کہاں جاؤں میں اپنے خاوند سے جدا ہو کر بچوں کا کیا کروں گی مر جائیں گے۔ کیونکہ میرے پاس کچھ نہیں ہے بار بار آسمان کی طرف دیکھ کر اپنی بے بی کی شکایت کرتی اللہ کو ترس آگیا فرمایا مبارک ہو تمہارا نکاح نہیں ٹوٹا ان کے خاوند کو بلا کر فدیہ ادا کرنے کا کہا اور دوبارہ سے گھر آباد ہو گیا۔

تعارف سورۃ الحشر

مدنی ہے تین رکوع ۲۳ آیات ہیں۔

اس سورۃ کی ابتدا ان کلمات سے ہوئی کہ ہر چیز اللہ کی پا کی بیان کر رہی ہے۔ جو ذات اہل کتاب کے کافروں کو باہر نکال لائی ان کی پہلی جلاوطنی کے بعد آپ نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ وہ اپنے گھروں سے نکلیں گے اللہ نے انہیں نکال دیا اور ان کے دلوں میں تمہارا رب بھی ڈال دیا تاکہ تم اس کے شکر گزار بنو۔

تعارف سورۃ المتحنہ

صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی عرصہ میں نازل ہوئی دو رکوع اور تیرہ آیات ہیں متحنہ کا مطلب ہے امتحان لینا جائیج پڑتاں کرنا صلح حدیبیہ میں یہ طے تو پایا تھا کہ اگر کوئی مسلمان مرد مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے گا تو اسے واپس کر دیا

جائے گا لیکن عورتوں کے بارے میں کوئی حکم نہیں تھا اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر کوئی عورت بھرت کر کے تمہارے پاس آجائے تو اس کے ایمان کا جائزہ لو جائج پڑتاں کرو اگر تو وہ سچے دل سے ایمان لائی ہے تو مت واپس کرو کیونکہ کوئی مومن عورت کسی مشرک کے نکاح میں نہیں جا سکتی اور نہ ہی کوئی مشرک کافر عورت مومن کے نکاح میں آسکتی ہے۔ جن کو مسلمان کئے میں چھوڑ آئے تھے کافر بیویوں کو تو وہ آزاد ہیں جس سے چاہیں شادی رچائیں کیونکہ وہ مسلمانوں کے نکاح سے نکل گئیں ہیں۔

تعارف سورۃ الصف

مدینہ طیبہ میں نازل ہوئی اس کے دور کوئع اور چودہ آیات ہیں۔
صفیں باندھ کر جہاد کرنے والوں کے بارے میں فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ ایسے مجاہدوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی راہ میں صافیں باندھ کر جہاد کرتے ہیں گویا سیسر پلائی ہوئی دیوار ہو۔

تعارف سورۃ الجمیعۃ

آیت نمبر ۹ میں جمعہ کا لفظ ہے اس میں دور کوئع اور گیارہ آیات ہیں مدنی ہے۔

اس سورۃ میں مسلمانوں کو جمع ہو کر جمعہ ادا کرنے کی تاکید کے ساتھ جمعہ کے آداب سکھائے جا رہے ہیں کہ جب اللہ کا حبیب خطبہ ارشاد فرمارہا ہو تو کسی دنیاوی مقصد کے لئے وہاں سے اٹھنے جایا کرو اور نہ ہی جمعہ کی اذان کے بعد خرید و فروخت کرو ہاں جمعہ کی نماز ادا کرنے کے بعد کسب معاش کے لئے اللہ کی زمین میں پھیل جاؤ اس میں کوئی ممانعت نہیں اور کثرت سے اپنے اللہ کا ذکر کرتے رہو۔

تعارف سورۃ المنافقون

اس سورۃ کے دور کو ع اور گیارہ آیات ہیں اس میں منافقوں کی حالت بیان کی گئی کہ اے حبیب پیارے یہ منافق آپ کی پارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور کہتے ہیں آپ یقیناً اللہ کے رسول ہیں اللہ جانتا ہے آپ بلاشبہ اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق قطعی جھوٹے ہیں وہ آپ سے دلی محبت نہیں کرتے ایسے منافقوں کو دردناک عذاب دیا جائے گا جو آپ سے دھوکہ کرتے ہیں اور انہیں جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں پھینک دیا جائے گا۔

تعارف سورۃ التغابن

مدنی ہے دور کو ع اور ۱۸ آیات آیت نمبر ۹ میں التغابن کا لفظ ہے۔ جس کا مطلب ہے گھانے کے ظہور کا دن بتایا گیا قیامت کا دن کافروں کے لئے بہت گھانے کا دن ہو گا جس دن انہیں ان کے بد اعمال کی وجہ سے جہنم کا ایندھن بنایا جائے گا۔

تعارف سورۃ الطلاق

اس سورۃ میں طلاق کا بیان ہے اس لئے اسی نام پر سورۃ کا نام بھی رکھا گیا مدنی ہے دور کو ع ۱۲ آیات ہیں۔

عرب میں جاہلانہ رواج تھا کہ خاوند جتنی بار مرضی طلاق دے دے اس کو کوئی روکنے والا نہ تھا کہ وہ جب چاہے دوبارہ بیوی سے مlap شروع کرے جس سے عورت میں سخت اڑیت میں تھیں اس سورۃ میں طلاق کی مدت بیان کر دی کہ طلاق یافتہ عورت کی عدت تین ماہ ہے اور اگر خاوند نے مlap نہیں کیا تب کوئی مدت نہیں ہے۔ اسی

طرح حاملہ عورت کی عدت بچہ جننے کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی۔ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کی عدت ۳ ماہ دن ہے لیکن جس کا خاوند بیوی سے مبادرت سے پہلے ہی فوت ہو گیا تو اس کی بھی عدت کوئی نہیں۔

آخر میں بتاویا کہ جو لوگ تین طلاقیں دینے کے بعد ہیلے بہانے کر کے حرام کی زندگی بر کرتے ہیں اللہ کے احکامات کی نافرمانی کرتے ہیں ان کا انعام بڑا دردناک ہوتا ہے اور جو لوگ اللہ کے رسول کی لائی ہوئی کتاب پر عمل کرتے ہیں طلاق کے قوانین سمجھتے ہیں انہیں ہر قسم کے اندھروں سے نکال کر ایسی جگہ پہنچا دیا جاتا ہے جہاں حق کا آفتاب نور افشا نی کر رہا ہوتا ہے۔

سورۃ التحریم تعارف

پارہ نمبر ۲۸ مدینی ہے ۲ رکوع اور بارہ آیات ہیں۔

تحریم کا لفظ پہلی آیت میں موجود ہے جس کا مطلب ہے حرام کرنا، آقاغای^{صلی اللہ علیہ وسلم} کی عادت مبارکہ تھی کہ عصر کے بعد از دو اج مطہرات کے مجرموں میں تشریف لے جاتے حضرت زینب^{رضی اللہ عنہا} آپ کو شہد پلاتیں تو وہاں سرکار علیہ السلام کا وقت زیادہ لگتا محبت کی وجہ سے دوسری ازدواج سے یہ صورت حال ناقابل برداشت ہوئی تو حضرت عائشہ صدیقہ^{رضی اللہ عنہا} اور حضرت حفصہ^{رضی اللہ عنہا} نے جب سرکار تشریف لائے تو عرض کیا آپ سے مغافیر کی بوآتی ہے سرکار علیہ السلام مغافیر کو ناپسند کرتے تھے، آپ نے قسم اٹھائی کہ آج کے بعد شہد نہیں پیوں گا اس موقع پر اللہ نے فرمایا پیارے ایسی حلال چیز کے لئے قسم نہ کھائیں وگرنہ امت کے لئے بڑی مشکلات کھڑی ہو جائیں گی۔

تعارف سورۃ الملک

مکی ہے ۳۰۔ آیات اور درکوع ہیں۔ ملک کا مطلب ہے بادشاہی ارشاد

ہوتا ہے۔ پاک ہے وہ اللہ جس کے قبضے میں سب جہانوں کی بادشاہی ہے۔ حضرت عباس ﷺ نے ایک آدمی کو تختے کے طور پر یہ سورۃ دی فرمایا سورۃ ملک پڑھا کر اپنی بیوی، بچوں، پڑوسیوں اپنی ساری اولاد کو سکھاؤ کیونکہ یہ نجات دینے والی ہے۔ یہ سورۃ قیامت کے دن اپنے رب کے حضور پڑھنے والے کے لئے جھگڑا کرے گی اور اسے عذاب سے بچائے گی۔ آتا گیلۃ الصفر و حضر میں سورۃ سجدہ اور سورۃ ملک پڑھا کرتے تھے۔ حضور ﷺ سے مردی ہے کہ میں اس بات کو بہت پسند کرتا ہوں کہ میری امت کے ہر مرد وزن کو یہ سورۃ یاد ہو آج سے ہی یاد کر لیں۔

تعارف سورۃ القلم

مکی ہے ۲ رکوع اور ۹۲ آیات ہیں۔ اس سورۃ میں قلم کی قسم اٹھا کر اللہ فرماتا ہے اس قلم کی قسم اور جو کچھ وہ لکھتے ہیں آپ اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ہیں۔ آپ کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا یقیناً آپ اخلاق کے اعلیٰ درجے پر فائز ہیں۔

تعارف سورۃ الحاقة

اس سورۃ کی ۹۱ آیات اور دو رکوع ہیں اس کا مطلب ہے ہو کر رہنے والی قیامت کا ذکر کیا گیا کہ قیامت کا آنا برحق ہے قیامت ضرور آئے گی۔ اس کا انکار کرنے والے بہت پچھتا ہیں گے اور اس پر ایمان رکھنے والے کامیاب ذکار مران ہو جائیں گے۔

تعارف سورۃ المعارج

مکی ہے اور دو (۲) رکوع اور ۳۲ آیات ہیں اس کا مطلب ہے بلندیوں کا

مالک ہونا اللہ کریم اپنی زات کا ذکر فرمائتا ہے اللہ کی طرف سے عذاب کافروں پر جو اترنے والا ہے۔ وہ بحق ہے۔ یہ اللہ کی طرف سے ہے جو عروج کے زینوں کا مالک ہے عروج کرتے ہیں جبرائیل اور فرشتے اللہ کی بارگاہ میں۔

تعارف سورۃ نوح

مکی ہے ۲ رکوع اور ۲۸ آیات ہیں۔ اس سورۃ میں نوح عليه السلام کی دین کی کوششوں کا ذکر کیا گیا کہ کس طرح انہوں نے اپنی زندگی کا ایک لمبا عرصہ سائز ہے نو سال اپنی امت کو دین کی تبلیغ کرتے ہوئے گزار لیکن ہمت نہیں ہاری اے دین کے داعی تو بھی چھوٹی چھوٹی تکلیفوں سے گھبرا نہیں بلکہ ہمت سے دین کی تبلیغ کرتا جا، عزت کا تاج عطا ہو گا۔

تعارف سورۃ الحجۃ

مکی ہے اس میں ۲ رکوع اور ۲۸ آیات ہیں۔ اس سورۃ میں جنات کے احوال بیان کئے گئے کہ وہ کس طرح چھپ کر نبی ﷺ کی پیاری سریلی آواز میں قرآن سنتے اور دل سے ایمان لا کر اپنی قوم کو بھی دعوت دین دیتے تھے۔

تعارف سورۃ المزمل

دو رکوع ۲۰ آیات ہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کے ناز اٹھاتے ہوئے فرماتا ہے اے چادر اوڑھنے والے رات کو تھوڑا قیام کیا کرو تاکہ پاؤں میں زخم نہ ہو جائیں۔ کیونکہ آپ نے صبح دین کے دوسرے بھی بہت سے کام انجام دینے ہوتے ہیں۔ کیاشان ہے محبوب کبریا کی اللہ اللہ۔

تعارف سورۃ المدثر

سکی ہے ۲ رکوع اور ۵۶ آیات ہیں ارشاد ہوتا ہے اے چادر لپیٹنے والے
انٹھئے اور لوگوں کو ڈرائیے کہ قیامت قائم ہونے والی ہے، اپنے پروردگار کی برائی بیان
کیجئے اور اپنا لباس پاک رکھئے۔

تعارف سورۃ القيامة

سکی ہے ۳۰ آیات اور دو رکوع ہیں۔ اس میں قیامت کا ذکر کیا گیا انسان کو
قیامت کے دن زندہ ہو کر حساب کتاب کے لئے ضرور رب کے حضور آنا پڑے گا۔

تعارف سورۃ الدہر

سکی ہے اکیس آیات اور ۲ رکوع ہیں اس سورۃ میں انسان پر ایسا زمانہ
گزرنے کا ذکر ہے جب اسے کوئی جانتا ہی نہ تھا لیکن اللہ کی قدرت نے اسے ایک
انسان بنا کر سب کے سامنے کھڑا کر دیا۔ اسے اشرف الخلق بنایا، یہ ذات باری تعالیٰ کا
کرم نہیں تو اور کیا ہے۔

تعارف سورۃ المرسلات

اس سورۃ میں دو رکوع ۵۰ آیات ہیں سکی ہے ہواوں کی قسم کھائی جا رہی
ہے جو آگے پیچھے بادل لے کر آتی ہیں اور بارش برستی ہے کہ ان ہواوں کی قسم جس
قیامت کا وعدہ تم سے کیا گیا ہے وہ ضرور آئے گی اس کے لئے تیار یاں کر لو ورنہ
بہت پچھتاوے گے۔

تعارف سورۃ الانبیاء

کی ہے ۲ رکوع ۳۰ آیات ہیں۔

سورۃ کا نام الانبیاء جس کا معنی ہے بڑی خبر اہل مکہ قیامت پر یقین نہیں رکھتے تھے وہ کسی صورت مانے کے لئے تیار نہ تھے کہ انسان کو گل جانے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا اللہ فرماتا ہے کہ وہ اس بڑی خبر کے بارے میں جو چاہے باقیں بناتے رہیں ایک نہ ایک دن اسے ضرور قائم ہونا ہے۔

تعارف سورۃ النُّزُعَةِ

دو رکوع ۲۰ آیات ہیں اس سورۃ میں انزععت غوطہ لگا کر جان کھینچنے والے فرشتوں کی قسم کھا کر بتایا جا رہا ہے کہ قیامت کے آنے میں کوئی شک نہیں ہے انکار کرنے والوں کی جانیں بے دردی سے فرشتے کالیں گے۔

تعارف سورۃ العبس

کی ہے ایک رکوع اور ۳۲ آیات ہیں، عبس کا مطلب ہے چیز بچیں ہونا، منہ پھیر لینا، ہوا یوں کہ آقانِ عیاذ بِاللّٰہِ رَبِّ الْعٰالَمِينَ روسائے قریش کو دعوتِ اسلام دے رہے تھے کہ صحابی مکتوم اللہ نما پینا آئے اور دخل اندازی شروع کر دی تبی ملی اللہ نما کو ناگوار گزرا تب یہ آیت اتری۔

تعارف سورۃ التویر

کی ہے ۲۹ آیات ہیں۔ مطلب ہے التویر کا لپیٹ دیا جانا قیامت کا حال بیان ہو رہا ہے کہ اُس دن کو یاد کرو اور تیاری رکھو جب سورج لپیٹ دیا جائے گا ستارے بکھر جائیں گے اور پہاڑوں کو اکھیڑ دیا جائے گا۔

تعارف سورۃ الانفطار

مکی ہے ۱۹ آیات انفطار کا مطلب ہے پھٹ جانا اس سورۃ میں بھی قیامت کے احوال کا ذکر کیا گیا کہ وہ دن کتنا کڑا دردناک ہو گا جب آسمان پھٹ جائے گا۔ جب سمندر بنے لگیں گے اور قبریں زبر و زیر کر دی جائیں گی اور کسی کے لئے کچھ کرنا کسی کے بس میں نہ ہو گا۔

تعارف سورۃ المطففين

مکی ہے ۳۶ آیات ہیں مطلب اس لفظ کا ناپ توں میں کی کرنے والے اس سورۃ میں لعنت بھی گئی اور بر بادی کے الفاظ استعمال کئے گئے ان بد نصیبوں کے لئے جو لوگوں سے لیتے ہیں تو پورا پورا ناپ کر لیتے ہیں اور جب لوگوں کو دیتے ہیں تو اس ناپ و توں میں کی کرتے ہیں۔

تعارف سورۃ الانشقاق

مکی ہے ۲۵ آیات ہیں انشقاق کا معنی ہے پھٹ جانا اس میں دوبارہ سے قیامت کا حال بیان کیا گیا کہ وہ دن یاد رکھتا بھول نہ جانا کہ جس دن آسمان پھٹ جائے گا اور کان لگا کر اپنے رب کا فرمان سنے گا اور زمین اپنے وفینے باہر پھینک دے گی لیکن کوئی لینے والا نہیں ہو گا۔

تعارف سورۃ البروج

مکی ہے ۱۹ آیات ہیں بروج کا معنی ہے بڑے بڑے ستارے جو اپنی درخششی کے باعث بہت نمایاں نظر آتے ہیں۔ ان ستاروں کی قسم کھا کے کہا جا رہا ہے قیامت کا انکار کرنے والو وہ دن دور نہیں جب یہ دردناک دن آئے گا اور شہیں آتش

جہنم میں سچینک دیا جائے گا۔

تعارف سورہ الطارق

مکی ہے ۷۱ آیات ہیں طارق کا مطلب ہے رات کو آنے والا ستارہ اللہ اس ستارے کی قسم کھا کے فرماتا ہے کہ ہر شخص پر میں نے محافظہ رکھا ہے پیدا کر کے انسان کو بے یار و مددگار نہیں چھوڑ دیا۔

تعارف سورۃ الاعلیٰ

مکی ہے اس میں ۱۹ آیات ہیں، الاعلیٰ کا مطلب ہے سب سے بلند و بالا اللہ فرماتا ہے پیارے اپنے رب کی ہر وقت پا کی بیان کیجئے جو سب سے بلند و بالا ہے اور جس نے اپنے محبوب کو بھی بلند و بالا بنا لیا۔

تعارف سورۃ الغاشیۃ

مکی ہے ۲۶ آیات ہیں غاشیہ کا معنی ہے چھا جانے والی آفت کی خبر، اس سورہ میں فرمایا جا رہا ہے کہ تمہیں اس آفت قیامت کی خبر پہنچی ہے جس دن کتے ہی چہرے سیاہ اور گرد و غبار سے اٹے ہوں گے لیکن کتنے ہی چہرے نورانی و روشن ہوں گے حضرت عباس رض اس میں فرماتے ہیں وہ چکتے چہرے اہلسنت و اہماعت نبی کے سچے غلاموں کے ہوں گے۔

تعارف سورۃ الفجر

مکی ہے ۳۰ آیات ہیں صبح کی قسم کھائی جا رہی ہے۔ اور جفت اور طاق راتوں کی قسم کھائی جا رہی ہے اور پوچھا جا رہا ہے کہ کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ آپ کے رب نے اپنے نبی کے گستاخوں کے ساتھ کیا کیا اگلے گستاخوں کے ساتھ بھی ویسا

ہی سلوک کیا جائے گا آپ حوصلہ رکھیں۔

تعارف سورۃ بلد

مکی ہے ۲۰ آیات ہیں بلد کا معنی شہر ہے۔ اللہ کریم اپنے شہر مکہ کی قسم کھا کر فرماتا ہے پیارے تیرے قدموں کی وجہ سے اس شہر مکہ کو عظمت ملی ہے جب تیرے قدموں سے شہر مکہ کی عظمت کو چار چاند لگ گئے تو آپ جس ماں کے پیٹ اور جس باپ کی پشت میں رہتے رہے ان کی عظمت کا کیا کہنا اللہ آپ کے والدین کی عظمت کی قسم کھاتا ہے اور انسان کی مشقت کا زکر فرماتا ہے۔

تعارف سورۃ الشمس

مکی ہے ۱۵ آیات ہیں اس سورۃ میں الشمس سورج کی قسم کھا کر فرمایا جا رہا ہے کہ جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا دنیاوی لغزشوں سے محبت سے بچالیا وہ کامیاب و کامران ہو گیا اور جس نے نفس کی پیروی کی وہ تباہ بر باد ہو گیا۔

تعارف سورۃ اللیل

مکی ہے ۲۱ آیات ہیں اللیل سے مرادرات ہے اللہ فرماتا ہے قسم ہے رات کی جب وہ ہر چیز پر چھا جائے تمہاری کوششیں مختلف نوعیت کی ہیں پس سن لو جس نے راہ خدا میں دل کھول کے مال خرچ کیا اور ڈرتا رہا تو ہم اس کے لئے تمام جنت جانے والی راہیں آسان کر دیں گے نزع کی سختیاں راحتوں میں بدل دی جائیں گی لیکن جس نے مال نہ دیا بخیل کیا تو ہم اس کی راہیں مشکل کر دیں گے۔ اس کی روزی ننگ کر دیں گے اور اس کا مال تب اس کے بالکل کام نہ آئے گا جب وہ خدا کی ناراضگی کے باعث ہلاکت کے گھرے میں چھینک دیا جائے گا۔

تعارف سورۃ الحجۃ

مکی ہے ۱۱ آیات ہیں اللہ کریم اپنے محبوب کے روز روشن سے زیادہ روشن چہرے کی قسم کھاتا ہے۔ پھر محبوب کی امبرین زلفوں کی قسم فرمائے کہ بیان فرماتا ہے۔ پیارے تیرے رب نے نہ تجھے کبھی چھوڑا ہے نہ ہی ناراض ہوا ہے بلکہ آپ کی ہر آنے والی گھڑی کو بہتر سے بہتر بنادیا ہے اور عنقریب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے۔ آپ فرماتے ہیں جب تک میرا ایک ایک امتی بخشنامہ گیا میں راضی نہیں ہوں گا۔

تعارف سورۃ الانشراح

مکی ہے ۸ آیات ہیں ان شراح کا معنی ہے کھول دینا کشادہ کر دینا اس سے مراد نبی ﷺ کا شرح صدر ہے اللہ فرماتا ہے پیارے کیا ہم نے آپ کا سینہ کشادہ نہیں کر دیا کہ غیب و شہادت کے دونوں جہاں اس میں سمو دیئے گئے اور جو علوم و مصارف اللہ نے آپ کو عطا فرمائے امام بوصیری نے قصیدہ برده شریف میں یوں بیان فرمائے۔

فَإِنْ مَنْ جُودَكَ الدُّنْيَا وَظَرَفَتْهَا لِيَعْنَى دُنْيَا وَآخِرَتْ دُنْوَنَ آپ کے جو دو کرم کے مظہر ہیں اور لوح و قلم کا علم آپ کے علوم کا ایک حصہ ہے۔

تعارف سورۃ التین

مکی ہے ۸ آیات تین، ان جیہر کی قسم کھائی جا رہی ہے۔ زیتون کی اور طور سیناء کی کہ ہم نے انسان کو سب سے خوبصورت پیدا کیا سب مخلوق سے اعلیٰ و افضل بنایا ہے چاہئے کہ اپنے رب کا ہر وقت شکر ادا کرے اور نیک اعمال سے دامن بھرے اور دوسروں کو بھی اچھائی کی تلقین کرتا رہے۔

تعارف سورۃ العلق

مکی ہے ۵ آیات ہیں اقراء مطلب پڑھتے غار حرا میں پہلی وحی اسی سورۃ کی ۵ آیات کی صورت میں اتری جس میں نبی ﷺ کو پڑھنے کی دعوت دی گئی اس سے علم کا اندازہ لگائیے کہ اللہ کریم کو علم سیکھنا کتنا پسند ہے کہ قرآن کی پہلی سورۃ ہی تعلیم کے بارے میں اتاری علم سیکھے اس جیسی کوئی دولت نہیں ہے۔

تعارف سورۃ القدر

مکی ہے ۵ آیات ہیں قدر کا معنی فضیلت والی رات اللہ فرماتا ہے ہم نے اپنا پاک کلام فضیلت و برکت والی ایسی رات اتارا جو ہزار ہمینوں سے بہتر ہے اس میں مجرم کے طلوع ہونے تک روح الامین فرشتوں کے ساتھ اترتے ہیں اور عمل خیر کرنے والوں کے لئے سلامتی کی دعا کرتے ہیں۔

تعارف سورۃ البینة

مدنی ہے ۸ آیات ہیں بینۃ کا مطلب ہے روشن دلیل اللہ فرماتا ہے ہم نے اپنے محبوب ﷺ کو ایک روشن دلیل بنایا کہ مجھجا تاکہ لوگ ان کے روشن مجہرات دیکھ کر ایمان لے آئیں۔ جن میں چاند کا دو گلزارے ہونا، سورج کا غروب ہونے کے بعد دوبارہ طلوع ہونا۔ انگلیوں سے پانی کا چشمہ جاری ہونا، کھاری کنوئیں کا لعاب دہن کی برکت سے میٹھے پانی میں تبدیل ہونا وغیرہ وغیرہ۔

تعارف سورۃ الزلزال

مدنی ہے ۸ آیات ہیں اس کا مطلب ہے زلزلہ کا ستنا اس سورۃ میں پھر قیامت کے احوال بیان کئے جا رہے ہیں کہ دنیا میں مگن ہونے والوں آنکھیں کھولو اس

دن کو یاد کرو جب زمین تھر تھر کا پنے گی اور اپنا سب کچھ باہر نکال دے گی پس جس نے
ذرہ برا بر نیکی یا برائی کی ہو گی وہ سزا او جزا ضرور پائے گا۔

تعارف سورۃ العادیات

کمی ہے ۱۱ آیات ہیں۔

تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم کھائی جا رہی ہے جو مجاہدوں کے گھوڑے
ہیں اللہ تعالیٰ مجاہدوں کے گھوڑوں کے سانس سے اڑنے والی گرد کی قسم کھاتا ہے تو
مجاہدوں کی شان پھر نبیوں ولیوں کی شان کا انکار کیوں یہ ہستیاں اللہ کو بہت پیاری
ہیں۔ اولیاء کرام کی شان اللہ کے ہاں کس قدر ہے مطالعہ سمجھنے کتاب ولایت از قلم قبلہ

(حضرت صاحب)

تعارف سورۃ القارعات

کمی ہے ۱۱ آیات ہیں قارعات دل ہلا دینے والی کڑک قیامت کے دن ایسی
آواز آئے گی جو دل ہلا دے گی اس دن بھاری پلڑے والے عیش و عشرت میں ہوں
گے اور ہلکے پلڑے والے ہاویہ میں جائیں گے جو دہقی ہوئی آگ ہے۔

تعارف سورۃ التکاثر

کمی ہے ۸ آیات ہیں التکاثر کا معنی مال کی کثرت، اللہ فرماتا ہے
تمہیں آخرت سے تمہارے مال جمع کرنے کی ہوں نے غافل رکھا یہاں تک کہ مال
سمیئت رہے اور قبروں میں پہنچ گئے یہاں آکر تم جانو گے کہ مال جمع کرنے کا کیا انجام
ہوتا ہے۔

تعارف سورۃ الحصر

مکی ہے تین آیات ہیں۔ زمانے کی قسم کھائی جا رہی ہے کہ ہر انسان خسارے میں ہے۔ سوائے ان کے جو نیک کام کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی فحیث کرتے ہیں۔

تعارف سورۃ الحمزہ

مکی ہے ۹ آیات ہیں۔ ہمزہ طمع دینے والے اور پیشہ یچھے برائی کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے۔ اس کے لئے جو مال جمع کرتا ہے اور گن گن کے رکھتا ہے راہ و خدا میں دینے سے ڈرتا ہے کیا وہ سمجھتا ہے اس کا مال اسے فنا ہونے سے بچا لے گا نہیں اس مال نے کسی کو نہیں بچایا تمہیں بھی نہیں بچائے گا۔

تعارف سورۃ الفیل

مکی ہے ۵ آیات ہیں۔ فیل معنی ہاتھی اس سورۃ میں ابرہہ نے جو مکہ پر لٹکر کشی کی اور بد لے میں ابائیل کو کنکردے کر بھیجا گیا اور ان کا بھر کس نکال دیا گیا یہ سارا واقعہ پیارے آقا کو یاد دلایا جا رہا ہے۔

تعارف سورۃ قریش

سورۃ مکی ہے ۳ آیات ہیں، اس سورۃ میں قریش پر جو عنایات ہوئیں انکا ذکر کر کے فرمایا جا رہا ہے کہ انہیں عنایات کے بد لے ہر وقت اپنے رب کی عبادت میں مصروف ہونا چاہئے اور اس کا شکر بجالانا چاہئے۔

تعارف سورۃ الماعون

مکی ہے ۷ آیات ہیں ماعون کا مطلب ہے روزمرہ استعمال کی چیز دینے سے انکار کر دینا اس سورۃ میں ولید بن مغیرہ یا ہر اس شخص کا ذکر کیا گیا جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے

یتیم کو دھکے دے کر نکالتا ہے اور غریب کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا اور مانگنے پر بھی روز مرہ استعمال کی چیزیں دینے سے انکار کرتا ہے۔

تعارف سورۃ الکوثر

مکی ہے تین آیات ہیں کوثر کا معنی بے حساب عطا کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو کوثر کی صورت میں جو کمالات و اوصاف عطا فرمائے ان کا ذکر بڑی شرح و بسط سے کیا اور فرمایا بدلتے میں نماز اور قربانی کا اہتمام کریں یقیناً آپ کے دشمن بے نام و نشان ہوں گے۔ تفصیل کے لئے مقام مصطفیٰ ﷺ مطالعہ کریں۔

تعارف سورۃ الکافرون

یہ سورۃ مکی ہے ۶ آیات ہیں اس سورۃ میں کافروں سے کی جانے والی گفتگو کا ذکر فرمایا گیا اور فرمایا محبوب کہہ دونہ تم میرے رب کی عبادت کرتے ہو اور نہ ہی میں تمہاری بے جان مورتیوں اور مجسموں کی عبادت کر سکتا ہوں تم اپنی راہ لو میں اپنی راہ پر چلوں گا ایک دن آشکارا ہو جائے گا کہ کس کی راہ سیدھی ہے۔

تعارف سورۃ النصر

مدفنی ہے تین آیات ہیں۔ اس سورۃ کو الوداعی بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں دین مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ فتح کی بھی خوشخبری سنائی جا رہی ہے جب کہ میں پیارے آقا کے ساتھ سوا لاکھ کا مجمع حج کر رہا ہے تو یہ سورۃ اتری کہ آپ کو فتح مل گئی۔

تعارف سورۃ الہب

یہ سورۃ مکی ہے پانچ آیات، ابوالہب جس کوتباہی کا باپ کہا جاتا ہے اس کا ذکر ہوا کہ بد بخت نے میرے آقا کی طرف ایک گستاخانہ انگلی سے اشارہ کیا تو ہم نے اس

کی وعید میں پوری سورۃ نازل کر کے قیامت تک اُس پر لعنت بر سادی۔

تعارف سورۃ الاخلاص

یہ سورۃ کمی ہے ۲۳ آیات ہیں اس میں رب ذوالجلال نے اپنی وحدانیت کے دلائل پیش فرمائے ہیں کہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے کسی کا محتاج نہیں ہے صرف ایک خدا کی عبادت کرو۔

تعارف سورۃ الفلق

یہ سورۃ مدنی ہے ۵ آیات ہیں مطلب ہے صبح کے پروردگار کی پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے اور رات کی تاریکی کے شر سے اور ان کے شر سے جو گر ہوں میں پھونکیں مارتی ہیں اور حسد کرنے والے کے شر سے چونکہ جادو کرتے وقت منتر پڑھ کر ڈوری کی گرہ میں پھونک مارتے ہیں جس سے زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں۔ جادو ٹو نے سے بچنے کے لئے دونوں سورتیں بڑی مجبوب ہیں۔

تعارف سورۃ الناس

یہ سورۃ مدنی ہے ۶ آیات ہیں مطلب ہے میں انسانوں کے پروردگار کی پناہ لیتا ہوں۔ جو سب کامال کہے اور بار بار و سو سو ڈالنے والے کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو لوگوں کے دلوں میں وسوسات ڈالے وہ لوگوں میں سے ہو یا جنوں میں سے۔ ان دونوں سورتوں کو معوذ تین کہا گیا ہے اور آقا مسیح علیہ السلام نے ان کا دم کرنے کا ذکر فرمایا ہے۔ جہاں پڑھ لی جاتی ہیں اللہ ہر ہر قسم کے جادو ٹو نے سے محفوظ رکھتا ہے۔ اور تمام وسوسات سے محفوظ رکھتا ہے۔



